بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ

بھلا ایک مضطرب کی فریاد رسی کون کرتا ہے جب وہ اسے (اللہ کو)
کو پکارتا ہے اور (کون) دور کرتا ہے (بیقرار کی) تکلیف کو

اورادِ رحمت
فی
حلِ مشکلات

مرتب

رانا جماعت علی خاں نقشبندی مجددی

حسبِ فرمائش

غلام رسول صدیقی

فیضانِ نقشبند پبلشرز

3-4 فرسٹ فلور، زبیدہ سنٹر، 40-اردو بازار، لاہور

Ph:042-7236620

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ

بھلا ایک مضطرب کی فریادرسی کون کرتا ہے جب وہ اسے (اللہ کو)
کو پکارتا ہے اور (کون) دور کرتا ہے (بیقرار کی) تکلیف کو

اورادِ رحمت
فی
حلِ مشکلات

مرتب
رانا جماعت علی خاں نقشبندی مجددی

حسبِ فرمائش
غلام رسول صدیقی

فیضانِ نقشبند پبلشرز، 40-اردو بازار، لاہور

نام کتاب	اورادِ رحمت فی حلِ مشکلات
مرتب	رانا جماعت علی خان نقشبندی مجددی
حسبِ فرمائش	غلام رسول صدیقی
ناشر	فیضانِ نقشبند پبلشرز، لاہور
سال اشاعت	مارچ 2005
ہدیہ	دعائے مغفرت و بلندی درجات والدین غلام رسول صدیقی

پرنٹر:

طیب اقبال پرنٹرز B-17 رائل پارک لاہور

فہرست

حرفِ اوّلین

قارئین کرام! ''اورادِ رحمت فی حلِ مشکلات'' کے محرک حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ کی اپنی ذات ہی ہے۔ ان کے اس دارِ فانی سے رخصت ہونے کے چند روز بعد برادرم غلام رسول صدیقی صاحب نے کوئی کتاب شائع کر کے حاجی صاحب کے چہلم کے موقع پر مفت تقسیم کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ صدیقی صاحب کے اپنے دل میں رکن دین کی اشاعت تھا۔ بعد ازاں انوار الصلوٰۃ جو نماز کی کتاب ہے، شائع کرنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا۔ راقم دونوں تجاویز سے متفق تھا۔ اسی اثناء میں صدیقی صاحب حاجی صاحب علیہ الرحمہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک بیاض لائے۔ اس کا سرسری جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے 1972 کے حج مبارک اور 1995 میں جو عمرہ کیا تھا، ان کا تاریخ وار سفرنامہ ہے۔ اس بیاض کے آخر میں چند وظائف نقل کیے گئے تھے جن کا تعلق حلِ مشکلات سے تھا۔

راقم کے دل میں آیا کہ کیوں نہ ایسے اوراد و وظائف پر مشتمل کتاب ترتیب دی جائے۔ اس کا ذکر صدیقی صاحب سے کیا تو انہوں نے بھی کلی طور پر اس تجویز سے اتفاق کر لیا۔ اسی وقت اس کتاب کا نام ''اورادِ رحمت فی حل مشکلات'' رکھنے کا فیصلہ ہو گیا۔ وقت انتہائی کم تھا مگر حاجی رحمت علی صاحب کے روحانی فیوضات رہبر کا کام دیتے رہے اور اتنی قلیل مدت میں ''اورادِ رحمت فی حلِ مشکلات'' پایہ تکمیل کو پہنچی کہ راقم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ انتہائی پُر فتن دور ہے۔ ہر طرف افراتفری، چور بازاری، اقربا دشمنی، جادو، ٹونے اور سحر کا دور دورہ ہے۔ عوام الناس انتہائی پریشانیوں

کا شکار ہیں۔ تقریباً ہر خاندان نا اتفاقی کا شکار اور رزق کی کمی کا شاکی دکھائی دیتا ہے۔ بازار میں ایسے وظائف و اوراد پر مشتمل کتب دستیاب ہیں جن پر عمل کرنے کے لئے بیسیوں سال درکار ہیں۔ پھر ان اوراد پر عمل کرنے کے لیے جلالی اور جمالی حیوانات کو ترک کرنے کی پابندی، جس سے پریشان حال مزید بدحال ہو جاتا ہے۔

راقم نے ایسے اوراد و وظائف کا انتخاب کیا ہے جن کا دنیوی اور اخروی زندگی کو سنوارنے سے تعلق ہے۔ یہ اوراد قرآن حکیم کی سورتوں، قرآن و حدیث سے ثابت دعاؤں اور اسمائے حسنیٰ پر مشتمل ہیں۔ ان کو پڑھنے سے نہ صرف زمینی و آسمانی آفات و بلیات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بلکہ ہر قسم کے سفلی اثرات سے بھی محفوظ و مامون رہا جا سکتا ہے۔

''اورادِ رحمت فی حلِ مشکلات'' نام تجویز کا کرنے کا جواز یہ ہے کہ قرآن حکیم سراپا رحمت ہے۔ مزید براں مولائے کل ختم الرسل ہادیٔ بیکساں حضور سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زبان حق ترجمان سے نکلی ہوئی دعائیں نہ صرف دنیوی مشکلات کا حل ہیں بلکہ اخروی زندگی میں نجات کا بھی سامان ہیں۔ یہ محض اتفاق ہے کہ حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ کے نام کا حصہ بھی اس میں شامل ہو گیا ہے جو بجائے خود باعثِ برکت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان اوراد و وظائف کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ مجھے اور قارئین کو جملہ مشکلات و پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رانا جماعت علی خاں نقشبندی مجددی

مرید با صفا — جناب حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ

(رانا جماعت علی خاں نقشبندی مجددی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمُدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رسولہِ الکریم

انسان کی زندگی کا مقصدِ وحید اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرنا ہے جس پر قرآن حکیم شاہدِ عادل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (الآیہ)

لیکن عبادت وہ قبول ہوتی ہے جو کسی نبی یا رسول کی شریعت کے مطابق کی جائے مگر سرورِ کائنات، فخر موجودات، ختم الرسل، دانائے سبل حضرت محمد مصطفےٰ، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے سابقہ انبیاء و رُسل کی شرائع منقطع ہوگئیں اور آقائے بحر و بر امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تا قیامِ قیامت نافذ ہوگئی۔ قرآن حکیم کی رو سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو چار امور کی سرانجام دہی تفویض ہوئی: ۱۔ تلاوت آیات، ۲۔ تزکیۂ نفوس، ۳۔ کتاب کا علم اور ۴۔ دانش وبینش کی باتیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۔۔۔" مگر نبی کریم رؤف الرّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کارہائے بالا کی سرانجام دہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے دوگروہوں کے سپرد ہوئی، ایک علمائے ربانی جن کو اصطلاحِ تصوف میں اولیائے کرام کہا جاتا ہے، دوسرے علمائے حقہ۔ علمائے ربانی وہ بزرگوار ہیں جو نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے عوام الناس کو دین مبین کی عملی تربیت دیتے ہیں جبکہ علمائے حقہ ظاہری تعلیمات دینے پر مقرر ہیں۔

علمائے ربانی جن کو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علمائے راسخین کا خطاب عطا فرماتے ہیں، وہ دین کے باطنی علوم کے وارث ہیں۔ان بزرگ ہستیوں نے شریعتِ مطاہرہ پر کامل ومکمل عمل کر کے نہ صرف اپنے درجات کی بلندی کا سامان پیدا کیا بلکہ امت مرحومہ کے بے راہرو اور گم کردہ راہ انسانوں کو بھی سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرنے کی تحریص وترغیب دی اور انہیں منزلِ مقصود تک پہنچایا۔انہی کاملین عارفوں میں سیدنا وسندنا حضور پیر سیّد جماعت علی شاہ المعروف شاہِ لاثانی قدس سرہٗ کی ذاتِ گرامی ہے۔ میرے ممدوح حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حضور شاہِ لاثانی قدس سرہٗ النورانی کے ہی مرید باصفا تھے۔

مومن کے سیرت وکردار کو پرکھنے کی کسوٹی اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ جتنا کوئی اطیعواللہ واطیعوالرسول پر کاربند ہوگا، اتنا ہی وہ بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوگا۔حضور سیدی ومرشدی شاہِ لاثانی قدس سرہٗ النورانی کی سیرت نہ صرف اولیائے کاملین کا نمونہ تھی، بلکہ اسوۂ حسنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی عکسِ جمیل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی شخص آپ کے دامن سے وابستہ ہوتا تھا، اس کی سیرت وکردار بھی اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھل جاتا تھا۔

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ 1935 یا 1936 میں شاہِ لاثانی قدس سرہٗ النورانی کے دامنِ پاک سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف 16 سال تھی۔ حاجی صاحب کو اپنے مرشدِ کامل کی صحبت صرف تین یا چار سال نصیب ہوئی۔ انسان کی عمر کا یہ

دور عموماً لا اُبالی پن کا دور ہوتا ہے۔ اس دور میں سنورنے کی بجائے بگڑنے کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ مگر جو شخص اس عمر میں کسی ولیٔ کامل کے دامن سے وابستہ ہو جائے وہ وقت کے ساتھ ساتھ صالح ترین ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے:

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

وقتِ پیری گرگ ظالم می شود پرہیز گار

حاجی صاحب علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں حضور شاہِ لاثانی کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوتا تو مجھ پر بے خودی کا عالم طاری ہو جاتا اور میں بے اختیار اپنے شیخ کے چہرے کو تکتا رہتا۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھٹنوں میں رینگنی کا درد تھا جو متعدد حکماء سے علاج کرانے سے بھی دور نہ ہوا، لیکن جب اپنے شیخِ کامل کے وصال کا سنا تو نمازِ جنازہ میں شریک ہونے کے لیے میں کئی میل تک بے خود تیز تیز چلا۔ شدت غم اور مرشد کے دائمی فراق کی وجہ سے میں اتنا ازخود رفتہ تھا کہ مجھے درد کا احساس تک نہ ہوا۔ مجھے نمازِ جنازہ تو نہ مل سکی لیکن میری حسن نیت اور اپنے شیخ کامل سے سچی محبت رنگ لائی اور میرے گھٹنوں کا درد جاتا رہا جو بقیہ عمر کبھی دوبارہ لاحق نہیں ہوا۔

حاجی صاحب ممدوح کو میرے شیخ کامل عمدۃ الواصلین پیر طریقت رہبرِ شریعت قبلہ عالم الحاج پیر سید علی حسین شاہ قدس سرہٗ المعروف نقشِ لاثانی کی ذاتِ گرامی سے بھی والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ حاجی صاحب کی عمر کا بقیہ حصہ حضور نقشِ لاثانی علیہ الرحمہ کی زیرِ تربیت ہی بسر ہوا۔ ایک دفعہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ حضور نقشِ لاثانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد میں اس تذبذب میں تھا کہ آپ کے

دونوں صاحبزادوں میں سے کس کے ساتھ اپنا تعلق رکھوں۔ ایک محفلِ نعت میں مجھے قدرے اونگھ آ گئی۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضور شاہِ لاثانی علیہ الرحمہ کے پیچھے حضور نقشِ لاثانی آ رہے ہیں۔ اُن کے پیچھے سید عابد حسین شاہ صاحب ہیں۔ بیدار ہونے پر میرا تذبذب جاتا رہا اور میں نے سید عابد حسین شاہ علیہ الرحمہ سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ حضور سید عابد حسین شاہ المعروف نقشۂ نقشِ لاثانی کے وصال کے بعد حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے اُن کے بڑے صاحبزادہ سید ظفر اقبال دامت برکاتہم سے اپنا روحانی تعلق قائم کر لیا۔ یہ تعلق نہ صرف آخر وقت تک قائم رکھا، بلکہ اپنی تمام اولاد کو بھی تاکیداً سید ظفر اقبال شاہ صاحب سے توڑ نبھانے کا حکم فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب جناب غلام رسول صدیقی صاحب کا صاحبزادہ محمد عثمان صدیقی اعلیٰ تعلیم کے لیے آسٹریلیا جانے لگا تو اسے سید ظفر اقبال شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کروایا۔ اس سے قبل نعمان رسول صدیقی یعنی اپنے پوتے اور غلام رسول صدیقی کے بڑے صاحبزادے کو حضور نقشۂ نقشِ لاثانی کا بیعت کروا چکے تھے۔ حاجی صاحب کی سیرت و کردار پر قلم اٹھانا سہل کام نہیں۔ تاہم آپ کی سیرت کے چند پہلو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ سے راقم کی پہلی ملاقات دربارِ عالیہ شاہِ لاثانی علی پور سیداں شریف میں ہی ہوئی تھی لیکن زیادہ شناسائی نہ تھی۔ 1972 میں میرے ولیٔ نعمت منبعِ فیوضات، رہبرِ کامل، شیخ کریم حضور نقشِ لاثانی علیہ الرحمہ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے شرف خدمت سے نوازا اور بطور خادم سفرِ حج اور دربارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اپنے ہمراہ لے گئے۔ اسی سال حاجی

رحمت علی علیہ الرحمہ بھی حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین تشریف لے جا چکے تھے۔ وہ ہمیں مدینہ منورہ میں ملے اور پھر کیا تھا کہ حاجی صاحب دن رات کا بیشتر حصہ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور ولی نعمت حضور نقش لاثانی کی بارگاہ میں گزارتے۔ اس سال ہمیں مدینہ منورہ میں 32 دن قیام کرنے کا موقع میسر آیا۔ حاجی صاحب اپنے شب و روز بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں درود وسلام کے نذرانے پیش کر کے گزارتے اور میرے شیخِ کامل کی صحبت میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے جام نوش کرتے رہے۔

سچ پوچھئے تو حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ واقعی مرید صادق تھے۔ آپ انتہائی خلیق، رحمدل، سادگی پسند اور حلیم الطبع شخصیت کے مالک تھے۔ دھیمی آواز میں گفتگو کرنا ان کی عادت تھی۔ شاہِ لاثانی و نقشِ لاثانی علیہما الرحمہ کے خادموں سے دل کی گہرائیوں سے عزت وتوقیر سے پیش آتے۔ صبر و بردباری کے پیکر تھے۔ حلم وتحمل ان کی عادت ثانیہ تھی۔ اپنے شیخِ کامل کی اتباع میں سادہ خوراک اور سادہ لباس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ غرضیکہ ان کی سیرت اپنے شیخِ کامل کا مکمل نمونہ تھی۔

سوانح حیات

پیدائش

حاجی رحمت علی مرحوم و مغفور 10 نومبر 1919 کو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے موضع مسیال میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے اور جوان ہوئے۔

بچپن

آپ طبعی طور پر نازیبا کھیل کود سے متنفر تھے۔ بچپن ہی سے بزرگانِ دین سے لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوانی کے آغاز سے ہی شہبازِ لامکانی حضور الحاج پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی قدس سرہٗ النورانی سے وابستہ ہو گئے۔

تعلیم

آپ نے مڈل کا امتحان پاس کیا تو آپ کے والد گرامی سخت علیل رہنے لگے جس کی وجہ سے آپ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم حصول تعلیم کی تشنگی کا مداوا اپنی اولاد اور چھوٹے بھائی کو اعلیٰ تعلیم دلوا کر کر لیا۔ حاجی صاحب اپنے عزیز و اقارب کے بچوں کو تعلیم حاصل کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور بعض کے تعلیمی اخراجات میں معاونت بھی فرماتے۔

جوانی

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ آپ اوائل جوانی میں ہی شاہِ لاثانی علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ شیخ کامل کی سیرت و کردار اسوۂ حسنہ کا پرتو تھی۔ اس لیے لامحالہ حاجی صاحب اپنے شیخ کی سیرت سے بجا طور پر

متاثر ہوئے اور اپنی جوانی کو دنیوی لعب ولہو کی آلائشوں سے بچائے رکھا۔ اپنی بساط بھر جوانی کو پاکیزہ رکھا۔

بیعت

آغاز میں بتایا جاچکا ہے کہ آپ سولہ سال کی عمر میں ہی شہباز لا مکانی شیخ لاثانی الحاج پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ سیدی ومرشدی حضور قبلہ دوعالم شاہ لاثانی مکمل واکمل شیخ تھے۔ آپ کی روحانی پرواز بہت اونچی تھی، آپ کے روحانی کمالات کا اندازہ کرنا ہرکس و ناکس کے بس کی بات نہیں تھی۔ حضور کی توجہ میں خاص تاثیر تھی۔ بیعت کرتے ہی اپنی خصوصی توجہات سے اچھی استعداد کے مالک مرید کی کایا پلٹ کررکھ دینا آپ کا کمال تھا۔ حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ میں روحانی استعداد کی بہتات تھی۔ لہٰذا آپ کا باطن جلد ہی حضور کی توجہاتِ باطنی سے مزکیٰ ہوکر منور ہوگیا۔ یہ تاثیر ہمیشہ آپ کی حیاتِ فانی پر اثرانداز رہی جس سے حاجی صاحب کا باطن شیخ کے رنگ میں رنگا گیا۔ حاجی صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”خلافت لینا کوئی مشکل کام نہیں، اصل کام یہ ہے کہ بندہ اپنے شیخ کے رنگ میں رنگا جائے۔“

حقیقت یہ ہے کہ بیعت کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان اپنے شیخ کے پاس بے دام فروخت ہو جائے۔ اپنی انا اور مرضی کو شیخ کی مرضی کے تابع کردے۔ جس طرح مردہ غسال کے ہاتھ میں بے دست و پا ہوتا ہے، اسی طرح مرید صادق اپنے شیخ کی بارگاہ میں اپنی مرضی اور اختیار کو تج کر دیتا ہے۔ حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ اس امتحان میں کامیاب رہے اور انہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے شیخ کے ہر فرمان کی پاسداری کی۔

اخلاق و عادات

عجز و انکسار

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے مال اور اپنی جانوں پر امان پائیں، مہاجر وہ ہے جو خطائیں اور گناہ چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے مجاہدہ کرے۔ (بزار، طبرانی)

یہ حدیث مبارکہ انسانی اخلاق کی اساس ہے۔ اس حدیث پاک پر عمل پیرا ہونے والے کے اخلاق و عادات اس درجہ تک نکھر جاتے ہیں کہ اس کی زندگی سے تمام اخلاقِ رذیلہ از قسم چغلی، غیبت، غصہ، شہوت، بغض و حسد، کینہ، تکبر، غرور، نام و نمود، سمعہ و ریا، بخل وعُجب، حرص وہوا، زنا، چوری اور خون ریزی وغیرہ کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور اخلاقِ حسنہ از قسم حلم وتحمل، برداشت و بردباری، صبر وشکر، توکل وقناعت، خوف ورجاء، زہد وتقویٰ، اخلاص، صدق وصفا، داد ودہش وغیرہم سے مملو ہو جاتا ہے مگر یہ سب کچھ شیخ کامل کی توجہ کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ کامل ومکمل شیخ اپنی فراست سے دیکھ لیتا ہے کہ اس مرید میں کتنی استعداد ہے اور پھر وہ اپنی توجہات سے مرید صادق کے سینے سے رذائل کی بیخ کنی کر کے اخلاق حمیدہ کی صفات کا راستہ کھول دیتا ہے۔ نہ صرف سیدی ومرشدی حضور شاہِ لاثانی قدس سرہٗ العزیز بلکہ میرے شیخ کامل ومکمل حضور قبلہ عالم الحاج پیر سید علی حسین شاہ علیہ الرحمہ حد درجہ فراستِ روحانی کے حامل تھے۔

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ نے دونوں ہستیوں سے اکتساب فیض کیا تھا۔ آپ جب ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو ان پر کمال درجہ کی عجز وانکساری طاری ہو جاتی تھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے مردہ بدستِ غسال ہو۔ اس عجز وانکساری میں تصنع اور دکھاوا نام کو نہیں ہوتا تھا۔ حضور قبلۂ عالم حاجی صاحب علیہ الرحمہ کی اس والہانہ محبت وعقیدت کی بنا پر ان سے از حد شفقت سے پیش آتے تھے۔

سنت کی پیروی

طریقۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں سنت کی پیروی کا نہایت اہتمام والتزام کیا جاتا ہے اور ہر قسم کی بدعت سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ذکر جہر کو بھی جائز نہیں سمجھا جاتا۔ ظاہر ہے اس طریقہ میں سنت کا اتباع زیادہ ہونے کی وجہ سے اس میں انوار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی زیادہ ہیں کیونکہ جس قدر کسی طریقہ ونسبت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار زیادہ ہوں گے، اسی قدر وہ نسبت فضیلت والی اور ممتاز ہوگی۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کا ارشادِ گرامی ہے:

> ''ہمارا طریقہ نادر اور عروۃ الوثقیٰ ہے۔ اس میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدرجۂ کمال اقتدا کرنا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے آثار کی پیروی کرنا ہے۔''

پھر فرمایا:

> ''طریقہ عالیہ نقشبندیہ قریب ترین، سبقت والا، سنت کے زیادہ موافق، زیادہ مستقیم مبنی بر صداقت، فضیلت والا، بڑا ارفع واعلیٰ

اور کامل ترین ہے۔اس طریقہ کی یہ تمام بزرگی اور اس سلسلہ کے
مشائخِ عظام کی بلند شان سنتِ سنیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی
کامل پیروی اور بدعتِ سیئہ سے کلی اجتناب کی وجہ سے ہے۔
اسی وجہ سے ان کے حضور و آگہی میں دوام ہے۔''

اسی حضور و آگہی کے دوام کی وجہ سے یہ سلسلہ عالیہ دوسرے سلاسل طریقت پر فوقیت لے گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اتباعِ سنت کا بلند درجہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے احکام مومن کی عادت کا حصہ بن جائیں اور اس سے بے تکلف وہی افعال صادر ہوں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور خاتم النبیین علیہ التحیہ والثناء کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ حضور قبلہ دو عالم شاہِ لاثانی وقبلۂ عالم حضور نقشِ لاثانی اتباعِ سنت کے اسی درجہ پر فائز تھے۔ بحمدہٖ تعالیٰ ان کا ہر کام شریعت وطریقت کا مظہر اتم اور معیار تھا۔ آپ رخصت کی بجائے عزیمت جو نقشبندیوں اور مجددیوں کا طرۂ امتیاز ہے، فتویٰ کی بجائے تقویٰ، فتوحاتِ مکیہ کے بجائے فتوحاتِ مدنیہ پر عامل تھے۔ جو خوش نصیب ان کے دامنِ شفقت سے وابستہ ہو جاتا تھا، وہ ان کی استقامت کو دیکھ کر خود بھی اسی جادۂ مستقیم پر گامزن ہو جاتا تھا۔

حاجی رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حیات مستعار کو اسی سانچہ میں ڈھال لیا تھا۔ نہ صرف خود سنت کی پیروی کرتے تھے، بلکہ اولاد، عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بھی سنت پر عمل کرنے کی ترغیب وتحریص دیا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو رزقِ حلال کمانے کی تلقین کرتے تھے اور خود بھی تمام عمر سنت کی پیروی میں کپڑے کا کاروبار کر کے رزقِ حلال کمایا۔ لین دین کے معاملہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر لکھتے اور لکھواتے تھے حتیٰ کہ یہ معاملہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی کرتے تھے۔ جتنی رقم کسی بیٹے نے بھیجی، اس کا باقاعدہ تحریری ریکارڈ رکھتے تھے اور اس سلسلہ میں اپنی اولاد وامجاد کو تاکید کرتے تھے۔ انتہائی درجے کے امانت دار تھے۔ لوگ اپنی امانتیں ان کے پاس رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ مانگنے والے بھی اپنی امانتیں حاجی صاحب کے سپرد کر دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے رجسٹر بنایا ہوا تھا جس پر باقاعدہ سب کا حساب کتاب رکھتے تھے۔

خلافِ سنت کوئی کام بھی کرنا گوارا نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ پانی پینا، کھانا کھانا، کپڑے پہننا، لین دین اور روزمرہ معمولات سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرتے تھے۔ دائیں ہاتھ سے چیز پکڑتے اور دائیں ہاتھ سے ہی کسی کو کچھ دیتے اور اولاد کو بھی ان اعمال پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرتے تھے۔

عزیز واقارب حاجی صاحب سے دنیوی معاملات میں مشاورت کرنا بھی ضروری خیال کرتے تھے اور پھر ان کی رائے کو اہمیت بھی دیتے تھے۔ آخری دو سال کے دوران دینی امور اور فقہی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے پر زور دیتے رہے۔ خاندان کی بہو بیٹیوں کو دوپٹہ اوڑھنے اور پردہ کی تلقین، باحیا لباس پہننے اور نامحرم افراد سے گھل مل کر بات کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پہننے والے کپڑوں کو سنت کی پیروی میں ٹانکے لگواتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کھجوریں، زیتون کا تیل اور شہد کا استعمال کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ بلاوجہ کسی کو تکلیف دینا گوارا نہیں تھا۔ سچ بولتے اور سچ بولنے کی تاکید کرتے تھے۔ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کے مصداق سچوں سے دوستی اور محبت کرنے کا مشورہ دیتے۔

اور کامل ترین ہے۔ اس طریقہ کی یہ تمام بزرگی اور اس سلسلہ کے
مشائخِ عظام کی بلند شان سنتِ سنیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی
کامل پیروی اور بدعتِ سیئہ سے کلی اجتناب کی وجہ سے ہے۔
اسی وجہ سے ان کے حضور وآگہی میں دوام ہے۔''

اسی حضور وآگہی کے دوام کی وجہ سے یہ سلسلہ عالیہ دوسرے سلاسل طریقت پر فوقیت لے گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اتباعِ سنت کا بلند درجہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے احکام مومن کی عادت کا حصہ بن جائیں اور اس سے بے تکلف وہی افعال صادر ہوں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور خاتم النبیین علیہ التحیہ والثناء کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ حضور قبلہ دو عالم شاہِ لاثانی وقبلۂ عالم حضور نقشِ لاثانی اتباعِ سنت کے اسی درجہ پر فائز تھے۔ بحمدہٖ تعالیٰ ان کا ہر کام شریعت وطریقت کا مظہر اتم اور معیار تھا۔ آپ رخصت کی بجائے عزیمت جو نقشبندیوں اور مجددیوں کا طرۂ امتیاز ہے، فتویٰ کی بجائے تقویٰ، فتوحاتِ مکیہ کے بجائے فتوحاتِ مدنیہ پر عامل تھے۔ جو خوش نصیب ان کے دامنِ شفقت سے وابستہ ہو جاتا تھا، وہ ان کی استقامت کو دیکھ کر خود بھی اسی جادۂ مستقیم پر گامزن ہو جاتا تھا۔

حاجی رحمت علی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی حیات مستعار کو اسی سانچہ میں ڈھال لیا تھا۔ نہ صرف خود سنت کی پیروی کرتے تھے، بلکہ اولاد، عزیز واقارب اور دوست احباب کو بھی سنت پر عمل کرنے کی ترغیب وتحریص دیا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو رزقِ حلال کمانے کی تلقین کرتے تھے اور خود بھی تمام عمر سنت کی پیروی میں کپڑے کا کاروبار کر کے رزقِ حلال کمایا۔ لین دین کے معاملہ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر لکھتے اور لکھواتے تھے حتیٰ کہ یہ معاملہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی کرتے تھے۔ جتنی رقم کسی بیٹے نے بھیجی، اس کا باقاعدہ تحریری ریکارڈ رکھتے تھے اور اس سلسلہ میں اپنی اولاد و امجاد کو تاکید کرتے تھے۔ انتہائی درجے کے امانت دار تھے۔ لوگ اپنی امانتیں ان کے پاس رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ مانگنے والے بھی اپنی امانتیں حاجی صاحب کے سپرد کر دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے رجسٹر بنایا ہوا تھا جس پر باقاعدہ سب کا حساب کتاب رکھتے تھے۔

خلافِ سنت کوئی کام بھی کرنا گوارا نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ پانی پینا، کھانا کھانا، کپڑے پہننا، لین دین اور روز مرہ معمولات سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرتے تھے۔ دائیں ہاتھ سے چیز پکڑتے اور دائیں ہاتھ سے ہی کسی کو کچھ دیتے اور اولاد کو بھی ان اعمال پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرتے تھے۔

عزیز و اقارب حاجی صاحب سے دنیوی معاملات میں مشاورت کرنا بھی ضروری خیال کرتے تھے اور پھر ان کی رائے کو اہمیت بھی دیتے تھے۔ آخری دو سال کے دوران دینی امور اور فقہی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے پر زور دیتے رہے۔ خاندان کی بہو بیٹیوں کو دوپٹہ اوڑھنے اور پردہ کی تلقین، باحیا لباس پہننے اور نامحرم افراد سے گھل مل کر بات کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پہننے والے کپڑوں کو سنت کی پیروی میں ٹانکے لگواتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کھجوریں، زیتون کا تیل اور شہد کا استعمال کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ بلاوجہ کسی کو تکلیف دینا گوارا نہیں تھا۔ سچ بولتے اور سچ بولنے کی تاکید کرتے تھے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ کے مصداق سچوں سے دوستی اور محبت کرنے کا مشورہ دیتے۔

گھریلو ملازمین کے ساتھ حسنِ سلوک

گھریلو ملازمین کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ اکثر اوقات سوال کرنے سے قبل ہی ان کی حاجت روائی کر دیتے تھے۔ ملازمین سے پوچھتے کتنی تنخواہ ہے، کیا اس تنخواہ میں گزارہ ہو جاتا ہے، کیا تنخواہ میں اضافہ ہوا یا نہیں؟ وغیرہ

انفاق فی سبیل اللہ

قرآن حکیم کی رو سے مومن نہ اپنی جان کا مالک ہے اور نہ مال کا۔ اس کے جان و مال دونوں اللہ کی رضا کے لیے وقف ہیں۔ بندۂ مومن جب جان و مال قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے تو دونوں جہانوں کی کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ اور جود و سخا انسان کی سیرت کے ایک ہی رخ کا نام ہے۔ چونکہ حضور قبلۂ عالم شاہِ لاثانی و نقشِ لاثانی علیہما الرحمہ سخاوت کے دریا تھے، ان کی سیرت کے اس پہلو نے بھی حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ کی سیرت پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ ایک دفعہ گاؤں سے ایک عزیز آئے۔ حاجی صاحب کو ان سے وقت پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے پاس گھڑی نہیں تو اپنی گھڑی جو انہیں بہت ہی پسند تھی، اس کو عطا کر دی۔ اسی طرح ایک عزیزہ سردیوں کے موسم میں گھر آئی جس کے سر پر صرف ہلکا سا دوپٹہ تھا۔ اسے گرم چادر منگوا کر دے دی۔ جو چیز خود کو بہت زیادہ پسند ہوتی، اسے فی سبیل اللہ کسی ضرورت مند کو دے دیتے تھے۔ اسی طرح غریب رشتہ داروں کی خفیہ مدد کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

شبانہ روز معمولات

مومن جب اپنے شیخ کامل کی محبت میں از خود رفتہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنے

مربی و محسن مرشد کے ہر فعل کو حرزِ جان بنالیتا ہے، کیونکہ مرشد حقانی کا ہر فعل اور ہر سانس نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ادائیگی میں گزرتا ہے۔ پھر نقشبندی و مجددی بزرگوار اپنے طریقہ کو عین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریقہ قرار دیتے ہیں، رخصت کی بجائے عزیمت پر عمل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ حضور شاہِ لاثانی و نقشِ لاثانی علیہما الرحمہ اتباع سنت میں کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی سعی بلیغ کیا کرتے تھے۔ حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ بھی اپنے مشائخ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جادۂ شریعت و طریقت پر گامزن رہے۔ اس کی ایک جھلک ان کے شبانہ روز معمولات میں دیکھی جاسکتی ہے۔

نمازِ تہجد

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ اپنے دن کا آغاز نمازِ تہجد سے کیا کرتے تھے۔ نمازِ تہجد کے متعلق علمائے حقہ کا اجماع ہے کہ یہ نبی کریم رؤف رّحیم پر فرض تھی جسے اولیائے کرام نے بھی فرض و واجب کی طرح ہی ادا کیا۔ ہمارے مربی و محسن حضرت قبلۂ دو عالم شاہِ لاثانی و نقشِ لاثانی علیہما الرحمہ بیعت کرتے وقت نمازِ تہجد کی ادائیگی کی پرزور تلقین فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حاجی صاحب علیہ الرحمہ نوجوانی سے ہی نمازِ تہجد استقامت کے ساتھ ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ کبھی دو تہائی، کبھی ثلث رات گئے نمازِ تہجد کے لیے اٹھتے تھے۔ مسنون دعائیں پڑھتے اور وضو کر کے باہمت تمام نمازِ تہجد میں مشغول ہو جاتے۔ تہجد کی کبھی آٹھ رکعت اور کبھی بارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ بعد ازاں تحمید و تہلیل و تسبیح، درود شریف اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ قرآن حکیم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے مطالب و مفاہیم کے لیے ترجمہ و تفسیر بھی پڑھتے تھے۔

سورہ مزمل اور سورہ یٰسین بلا ناغہ پڑھتے تھے اور آہ وگریہ زاری بدرگاہِ رب کریم بھی زندگی بھر معمول رہا کیونکہ آہِ سحر گاہی سے بے بہا فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات مندرجہ ذیل شعر پڑھتے جاتے اور گریہ وزاری کرتے جاتے۔ بسا اوقات رِقت کے عالم میں اونچی آواز میں رونے لگتے تھے۔

عدل کریں تے تھر تھر کمبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون مَیں جئے منہ کالے

نمازِ فجر

نمازِ فجر با جماعت مسجد میں ادا کرتے۔ شیخ کامل کے طریق پر مراقبہ پوری محویت سے کرتے۔ دن چڑھے تک دیگر اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ خصوصاً درودِ مستغاث، سورہ اخلاص اور اپنے سلسلہ کے مشائخ کا شجرہ شریف پڑھنے کا معمول تھا۔

نمازِ اشراق

نمازِ اشراق بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ نمازِ اشراق کے بعد ناشتہ کر کے اپنے شیخِ کامل کی سوانح حیات ''انوارِ لاثانی'' کا بلا ناغہ مطالعہ کرتے تھے۔

نمازِ چاشت

جب دھوپ تیز ہو جاتی تو نمازِ چاشت ادا کرتے۔ اپنے مربی ومحسن کے مناقب پڑھنا بھی روزانہ کا معمول تھا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہٗ العزیز کے ابیات پڑھنا بھی روزانہ کے معمولات میں سے تھا۔

قیلولہ

نمازِ چاشت کے بعد دن کی دیگر مصروفیات میں مشغول ہو جاتے اور قبل از

نمازِ ظہر سنت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کے پیش نظر قیلولہ کرتے تھے۔

نمازِ ظہر

قیلولہ کے بعد نمازِ ظہر پڑھتے۔ کبھی کبھی قیلولہ نمازِ ظہر کے بعد بھی کرتے تھے۔

نمازِ عصر

نمازِ عصر کے بعد حتی المقدور خاموشی اختیار کرتے۔ درود شریف اور دیگر وظائف کا ورد کرتے تھے۔ خصوصاً یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ کی تسبیح کرتے۔ سورہ اخلاص کی تسبیح بھی کرتے تھے۔ عصر سے مغرب تک تمام وقت جائے نماز پر ہی گزارنے کی کوشش کرتے۔ حتیٰ کہ اس دوران کھانے پینے سے بھی اجتناب کرتے تھے۔

نمازِ مغرب

نمازِ مغرب کے بعد اوابین کے نوافل ادا کرتے۔ درود شریف ابراہیمی اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اولیائے لاہور، اپنے مشائخ اور والدین کے لیے نوافل ادا کر کے ان کے لئے بلندیٔ درجات اور مغفرت کی دعا کرتے۔

نمازِ عشاء

کھانا کھا کر عشاء کی نماز پڑھتے اور سونے سے قبل درود شریف، کلمہ طیبہ، تیسرا کلمہ اور استغفار کی تسبیحات بھی زندگی بھر معمول رہا۔

تمام نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعی فرماتے تھے۔ ہر نماز کے بعد قدرے مراقبہ کرنا بھی عادت تھی۔ رات سونے سے قبل سورہ مُلک کی تلاوت بھی

بلاناغہ کرتے تھے۔

سفرِحج وزیارت

حج وعمرہ ارکانِ اسلام کا اہم رکن ہے لیکن حج صرف صاحبِ استطاعت مسلمانوں پر ہی فرض ہے مگر فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا ہرکس وناکس کا دلی ارمان ہوتا ہے۔ ہرکوئی جس کے دل میں رحمت اللعالمین کی شائبہ بھر محبت بھی ہو تو وہ چاہتا ہے کہ اس کو پر لگ جائیں اور وہ اس رحیم وکریم آقا، شفیع الامم، صاحبِ جودوکرم، انیس الغریبین، مراد المشتاقین علیہ التحیہ والثناء کی بارگاہ بے کس پناہ میں بہ نفسِ نفیس پہنچ کر وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ کے باوصف اپنے عصیاں اور گناہوں کی بخشش کی درخواست گزارے۔ رب العزت کی بارگاہ میں فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ کی صدا بلند کرکے نبیٔ کریم، انیس الغریبین، رحمت اللعالمین کی بارگاہِ اقدس سے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کا پروانہ شفاعت حاصل کرے اور تَوَّابًا رَّحِيْمًا کے درمقدس سے بخشش کی سند پائے۔ راقم کے نزدیک حج وعمرہ ربّ کریم نے بارگاہِ جود وسخا، قاسم نعمت ہائے رب ذوالجلال کے در اقدس کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، ورنہ اس لاشریک قادرِ مطلق کو انسانوں کے اجماع کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو صمد ہے، ہرعیب ونقصان سے پاک ہے۔ عبادت کے لیے فرشتوں کی افواج ہی کافی ہیں۔ مومنین کی عبادت تو دنیا کے ہر کونے سے وہ دیکھتا بھی ہے، سنتا بھی ہے، جانتا بھی ہے کیونکہ وہ نیتوں سے بھی واقف ہے۔

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ آقائے دوجہاں، سرورِ کائنات، امام الانبیاء کی

محبت میں سرشار حج کا بہانہ اور محبوبِ کبریا کے درِاقدس کی زیارت کا نشانہ بنا کر پہلی دفعہ اکتوبر 1972 کو حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ ان کے مرشدِ حقانی شہبازِ لامکانی حضور شاہِ لاثانی قدس سرہٗ النورانی کے نورِ نظر سیدنا و مرشدنا سید العارفین، زبدۃ الواصلین حضور قبلۂ عالم پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی نومبر 1972 میں حج و زیارت کی غرض سے اپنے نانا جان رسولِ مقبول پدرِ بتول رضی اللہ عنہا سے مشرف بہ دیدار ہونے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ راقم کے آقا و مولیٰ سیدی و مرشدی نے اس سال 32 دن مدینہ منورہ میں قیام فرمایا تھا جبکہ حاجی صاحب علیہ الرحمہ کو اڑھائی ماہ قیام کی سعادت نصیب ہوئی۔

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ حاجی رحمت علی صاحب جب تک حضور قبلۂ عالم نقشِ لاثانی قدس سرہٗ العزیز مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے، روزانہ آپ کی خدمت اقدس میں آتے۔ مولانا نور اللہ علیہ الرحمہ بصیر پوری کا درس حضور قبلۂ عالم کے ہمراہ سنتے، آپ کی معیت میں درِ رسول کی حاضری دیتے رہے، سرورِ انبیاء اور شیخین رضوان اللہ علیہما کے روحانی فیوضات سمیٹتے رہے۔ اس سفر کے دوران حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے چالیس عمرے ادا کرنے کی سعادت بھی حاصل کی۔

دوسری مرتبہ عمرہ کی نیت سے 1995 کے آغاز میں حرمین شریفین کا سفر مبارک کیا۔ یہ سفر اس وجہ سے بھی زیادہ مبارک باد کا مستحق ہے کہ اس دفعہ پہلے براستہ عمان و بغداد شریف دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل کی پھر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مدینہ منورہ سے احرام باندھ کر عمرے کی سعادت حاصل کی۔ اس سفر میں کئی رسولوں، پیغمبروں اور اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری نصیب

ہوئی، طوالت کے خوف سے ان کے نام لکھنے سے قاصر ہوں۔ ان دونوں مواقع پر جہاں جہاں بھی گئے، تاریخ وار نوٹس لیتے رہے جن کو 9 اپریل 1995 کو قدرے تفصیل سے ضبطِ تحریر میں لے آئے۔

شیخ کامل سے محبت

تصوف میں شیخ کامل کا مقام و مرتبہ بہت اونچا ہے۔ جب تک اپنے شیخ سے والہانہ محبت نہ ہو تصوف کے مقامات کو طے کرنا محال ہے۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں تو شیخ کی محبت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ اس سلسلہ عالیہ میں تصورِ شیخ اور صحبت شیخ کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ دیگر سلاسل طریقت میں بھی جب تک سالک فنافی الشیخ کے درجہ تک نہیں پہنچتا، اس وقت تک فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے مرتبے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں طریقت کے تین زینے ہیں:

۱۔ تصورِ شیخ اور صحبتِ شیخ جس کو رابطہ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ ٥ ذکرِ الٰہی

۳۔ مراقبہ

مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک سلسلہ عالیہ عین صحابہ کرام کا طریق ہے جو آقائے کائنات، فخر موجودات کے چہرۂ اقدس کی زیارت سے ہی روحانیت کا اعلیٰ وارفع مقام حاصل کر لیتے تھے۔ اسی بناپر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ نے محبتِ شیخ اور رابطہ شیخ کو اساس بنایا ہے۔

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ کو اپنے مرشد حقانی، شہبازِ لا مکانی قبلۂ دوعالم پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی قدس سرہٗ النورانی سے اس قدر والہانہ عقیدت و محبت تھی کہ

ہمہ وقت ان کے تصور میں مستغرق رہتے تھے۔ جب کسی پیر بھائی سے ملاقات ہوتی تو اپنے شیخ کے کمالات کا تذکرہ کرتے نہ تھکتے۔ راقم کو چونکہ شاہِ لا ثانی علیہ الرحمہ کا ہم نام ہونے کی نسبت حاصل ہے، اس لیے جب بھی راقم سے ملاقات ہوتی بڑے اور بزرگ ہونے کے باوجود میرا بہت احترام کرتے، ہاتھ چومتے، کئی منٹ تک گلے سے چمٹائے رکھتے اور مجھے اونچی جگہ بٹھانے کی کوشش کرتے اور شیخ کریم کے تذکار سے ہم دونوں لطف و سرور حاصل کرتے رہتے۔ اکثر جب محبت شیخ کا غلبہ ہو جاتا تو بلند آواز سے یہ شعر باآوازِ بلند گنگنانے لگتے:

میں لکھ ساں لکھاں تو بہت ہولا
تیرے کرم سائیاں مینوں لکھ کیتا

یہ پوری نظم پڑھتے تھے اور اکثر فرماتے تھے کہ مجھے مرشدِ پاک کے فیض سے سب کچھ ملا مگر ہم اُن کے لیے کچھ نہیں کر سکے۔

نہ صرف راقم بلکہ دیگر پیر بھائیوں کا از حد درجہ احترام ملحوظ رکھتے۔ برادرِ مکرم و بزرگوارم حضرت علامہ مولانا صوفی محمد علی نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ جب وہ منہاج القرآن میں علما کونسل کے صدر بنے تو اپنے شاگرد اور حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ کے بھتیجے جناب غلام فرید کے ہاں کبھی کبھی آرام و قیام کر لیتے تھے۔ ایک دن انہوں نے جناب غلام رسول صدیقی اور ان کی زوجہ محترمہ کو پاس بٹھا کر تاکید کی کہ آئندہ صوفی صاحب دامت برکاتہم کو آپ لوگ اپنا مہمان بنایا کریں اور ان کا اپنی بساط سے بڑھ کر احترام کریں کیونکہ صوفی صاحب دامت برکاتہم دربار شاہِ لا ثانی و نقشِ لا ثانی علیہما الرحمہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ اس لیے ان کی آمد باعثِ برکت ہے اور ان کی صحبت سے

آپ لوگوں کو بہت نفع حاصل ہوگا۔ ایک دفعہ کوٹھے پنڈ ہمارے مربی ومحسن سیدنا و مرشدنا حضور قبلہ عالم پیر سید علی حسین شاہ صاحب برادرِ طریقت جناب حاجی محمد اکرم کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حاجی صاحب حسبِ عادت حضور قبلہ عالم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ کھانے کا وقت تھا، مگر حاجی صاحب بے خبری میں دست بوسی کے لئے آپ کی قیام گاہ کی طرف بڑھے تو دربارِ عالیہ کے منظورِ نظر خادم خاص نے سخت جھڑکا مگر کیا مجال کہ ماتھے پر شکن بھی آیا ہو۔ خادم ذرا دور گیا تو راقم کو مخاطب کر کے فرمایا مجھے علم نہیں تھا۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں دربارِ عالیہ کے خادم خاص کی قطعاً دل آزاری نہ کرتا۔ سبحان اللہ بجائے گلہ کرنے کے اپنے آپ کو ہی قصوروار ٹھہرالیا۔

بہرحال دربارِ عالیہ شاہِ لاثانی ونقشِ لاثانی سے وابستہ ہر بشر کا ادنیٰ و اعلیٰ کی تخصیص کئے بغیر احترام کرنا ان کی سیرت کا حصہ تھا۔

وفات

حاجی رحمت علی علیہ الرحمہ تقریباً ساڑھے چھ ماہ صاحب فراش رہے۔ جسمانی اور اعصابی کمزوری تو گزشتہ ڈیڑھ سال سے ہی لاحق تھی۔ اس کے باوجود نمازِ تہجد پابندی سے ادا کرتے رہے۔ جولائی 2004 کے آغاز سے سانس لینے میں دقت ہوئی تو جناح ہسپتال میں داخل رہے۔ قدرے طبیعت سنبھلی تو گھر آگئے۔ اس دوران پیشاب کی بیماری بھی لاحق ہوگئی جس کی وجہ سے چند دن نمازیں ادا نہ ہوسکیں۔ ان نمازوں کے قضا ہونے کا اتنا افسوس کیا کہ کئی دن روتے رہے مگر طبیعت قدرے سنبھلی تو قضا نمازیں ادا کر کے سکون کا سانس لیا۔ تاہم چند دن کے وقفہ کے بعد سانس کی بیماری نے پھر حملہ کر دیا۔ اس دفعہ انہیں اتفاق ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ راقم

مورخہ 15 نومبر 2004 کوعید الفطر کے اگلے روز عیادت کے لیے ہسپتال میں حاضر ہوا تو بڑے تپاک سے ملے۔ آکسیجن لگی ہوئی تھی تاہم ہوش میں تھے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد آنکھیں موند لیں۔ قبل ازیں انہیں انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں منتقل کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا مگر اسی دوران قومے کی حالت میں چلے گئے۔ تقریباً اڑھائی ماہ قومے کی حالت میں رہنے کے بعد مورخہ 28 جنوری 2005 بمطابق 17 ذوالحجہ 1425ھ بمطابق 15 ماگھ 2061 بکرمی بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ سے قبل ہی جان جانِ آفرین کے حوالے کر دی۔ قبر کی جگہ تقریباً 15 سال قبل ہی منتخب کر لی تھی اور تقریباً دس سال قبل اپنی قبر خود کھدوا کر اس کے اندر لیٹ کر اپنی پسند کے مطابق قبر کو کشادہ کرایا تھا۔ ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے انہیں اُسی دِن دفنایا گیا۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

فضائل سُورۂ کہف

سورۂ کہف کے فضائل اور خواص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ارشادات مندرجہ ذیل ہیں:

حفاظتِ حمل کے لیے عورت کو چاہیے کہ چالیس روز تک بعد نمازِ فجر اس سُورت کو پڑھے۔ اِن شاء اللہ اس کا حمل محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی شخص غربت کا شکار ہو، اُس کی روزی کا کوئی ذریعہ نہ بن رہا ہو تو اُسے چاہیئے کہ گیارہ روز تک اس سُورت کو بعد نمازِ عشاء پڑھے اِن شاء اللہ اُس کی روزی میں فراخی کا سبب بن جائے گا۔

اگر کوئی شخص یا عورت ایک مہینے میں ایک مرتبہ اس سُورت کو پڑھ کر پانی پر دَم کر کے اپنے مکان کی چھت کے چاروں کونوں پر چھڑکائے تو وُہ مکان آسیب، جن بھوت اور شیطان کے حملے سے محفوظ رہے گا۔

الغرض اِس سُورت کے بے پناہ فوائد ہیں۔ جس ارادہ کے پیشِ نظر اس سورت کی تلاوت کی جائے تو اللہ اپنی رحمت سے وُہ ارادہ پورا کرے گا۔ رضاء الٰہی کی خاطر اس سُورت کو ایک مرتبہ روزانہ پڑھنے سے ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور دِل اللہ کے نور سے منوّر ہوتا ہے۔

یہ سورت ادائیگی قرض، دشمن کی زبان بندی، رفع غربت، ظالم سے نجات، حفاظتِ حمل کے لیے بہت مؤثر ہے، ایک بزرگ کا قول ہے کہ خلاصیٔ قرض کے لیے نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں بیٹھ کر اس سُورت کو ایک مرتبہ خلوصِ دل سے پڑھا جائے

اور اس کے بعد سجدہ ریز ہو کر اللہ کے حضور خلاصئ قرض کے لیے دُعا کی جائے، اِن شاء اللہ قبول ہو گی، جب تک قرض اُترنے کی کوئی صورت نہ بنے اُس وقت تک ہر جمعہ پڑھتا رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور

وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا

اس میں اصلاً کجی نہ رکھی۔ عدل والی کتاب کہ اللہ

شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو نیک کام

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

کریں بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب

حَسَنًا ﴿٢﴾ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ﴿٣﴾ وَّیُنْذِرَ

ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اُن کو ڈرائے

الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ

جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا۔ اس بارے میں نہ

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ اُن کے باپ دادا کتنا بڑا بول ہے کہ

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے
كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ
ہیں۔ تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے
اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶ اِنَّا
پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے۔ بیشک
جَعَلْنَا مَا عَلَي الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ
ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں
اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا
ان میں کس کے کام بہتر ہیں۔ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن
عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ
ہم اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے کیا تمہیں معلوم ہوا کہ
اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب
عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
نشانی تھے جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں

مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ

ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں

فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

پر گنتی کے کئی برس تھپکا۔ پھر ہم نے انہیں جگایا

١ ع ١٢ ١٣ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ ع

کہ دیکھیں دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ

ہم اُن کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں سُنائیں۔ وہ کچھ جوان

فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ ق وَّ

تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کو ہدایت بڑھائی اور

رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا

ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی جب کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ

وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں

دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰٓؤُلَآءِ

گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی۔ یہ جو ہماری

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ

قوم ہے اُس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں۔ کیوں نہیں لاتے

عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

ان پر کوئی روشن دلیل تو اس سے بڑھ کر ظالم کون

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جب تم ان سے اور جو کچھ

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ

وُہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ اور غار میں پناہ لو

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ

تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں

مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

آسانی کے سامان بنا دے گا۔ اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور

اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ

جب ڈوبتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کترا جاتا ہے حالانکہ وُہ

فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

اس غار کے کھلے میدان میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے جسے اللہ

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی

ع ٢ ٥ ١٤

تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا

حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔ اور تم انہیں جاگتا سمجھو اور وہ

وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ

سوتے ہیں۔ اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں

الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

اور اُن کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ

کی چوکھٹ پر اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے

لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ

ان سے ہیبت میں بھر جائے اور یونہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں

لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ

ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ان میں ایک کہنے والا بولا تم یہاں کتنی دیر رہے

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم دوسرے بولے تمہارا رب

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر

هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا

میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

ہے کہ تمہارے لیے اس میں کھانے کو لائے اور چاہیئے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو

بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ

تمہاری اطلاع نہ دے بیشک اگر وُہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں

يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن

گے یا اپنے دین میں پھیر لیں گے اور ایسا ہُوا تو

تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی

لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا

کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ

رَيْبَ فِيهَا ج إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ

نہیں جب وُہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے تو

فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ط رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ط

بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

جانتا ہے وُہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ تو

عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ

ان پر مسجد بنائیں گے اب کہیں گے کہ وُہ تین ہیں چوتھا اُن کا

كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ

کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا

رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ

بے دیکھے الاؤتکا بات اور کچھ کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں ان کا

كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ

کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں

إِلَّا قَلِيلٌ ۗ قف فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ص

جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو

وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ ع ٣ ۵ ١۵

چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات

لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن

کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ

يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

چاہے اور اپنے رب کی یاد کر کہ جب تو بھول جائے اور یوں کہو

عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا

کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس سے نزدیک تر راستی کی راہ

رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ

دکھائے اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے

وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ

نو اور پر تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے جتنا وہ ٹھہرے اسی

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ

کے لیے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ

ہے اس کے سوا ان کا کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو

حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ

شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب تمہیں وحی ہوئی

رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ

اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور ہرگز تم اس کے

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ

سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے

مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

مانوس رکھو جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ

اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر

عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ

اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا

مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ

نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وُہ اپنی خواہش کے

وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ

پیچھے چلا اور اُس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے

فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ ۚ اِنَّاۤ

تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے

اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ؕ

ظالموں کے لیے وُہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی

وَاِنۡ يَّسۡتَغِيۡثُوۡا يُغَاثُوۡا بِمَآءٍ كَالۡمُهۡلِ

اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہُوئے دھات

يَشۡوِى الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ

کی طرح ہے کہ اُن کے منہ بُھون دے گا کیا ہی بُرا پینا ہے اور دوزخ کیا ہی بُری

مُرۡتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ٹھہرنے کی جگہ بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیک اعمال

اِنَّا لَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ۚ ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ

ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں. اُن کے لیے

لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ

بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

اُس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور

وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ

اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے وہاں

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ

تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب

الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ ع

اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو

مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

مردوں کا حال بیان کرو کہ اُن میں ایک کو ہم نے انگوروں کے

مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا

دو باغ دیئے اور اُن کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور اُن کے بیچ بیچ

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا

میں کھیتی رکھی دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اُس میں

وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾

کچھ کمی نہ دی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی

وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ

اور وُہ پھل رکھتا تھا تو اپنے ساتھی سے بولا اور وُہ اس سے ردوبدل کرتا

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ

تھا کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں اپنے باغ میں

جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ أَظُنُّ

گیا اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہُوا بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی

أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ

فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ

اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ

پلٹنے کی جگہ پاؤں گا اس کے ساتھی نے اس سے اُلٹ پھیر

هُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ

کرتے ہُوئے جواب دیا کیا تو اُس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ ط لٰكِنَّا۠

بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا لیکن میں تو

هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ أَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْ

یہی کہتا ہوں کہ وُہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں

لَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ

اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ

کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا

مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ

تھا تو قریب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے

خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

اچھا دے اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

اُتارے تو وُہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ

پانی زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر

طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ

سکے اور اس کے پھل گھیر لیے گئے تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اس

عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وُہ اپنی ٹہنیوں پر گرا ہُوا تھا

وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ

اور کہہ رہا ہے اے کاش مَیں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور

لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ

وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ

وہ بدلہ لینے کے قابل تھا یہاں کھلتا ہے کہ اختیار سچے اللہ کا ہے

الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ

اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور اُن کے سامنے

لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ

زندگانی دُنیا کی کہاوت بیان کرو جیسے ایک پانی ہم نے آسمان

السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

سے اُتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا کہ سوکھی

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

گھاس ہوگیا جسے ہوائیں اڑائیں اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

قابو والا ہے مال اور بیٹے یہ جیتی

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

دُنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ

ان کا ثواب تمہارے رب کے ہاں بہتر اور وُہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن

نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّ

ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے اور ہم

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوْا

انہیں اٹھائیں گے تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب تمہارے

عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ

رب کے حضور صفیں باندھے پیش ہوں گے بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم

اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدہ کا وقت

مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

نہ رکھیں گے اور نامۂ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے ہائے خرابی ہماری

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا

اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا اور نہ بڑا

كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا

جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا

ع ٥ ١٨ حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا

اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور جب کہا ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ

فرشتوں کو کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط

قوم جن سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ

بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

اور وُہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی بُرا بدل ملا۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

نہ میں نے آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت انہیں سامنے بٹھا لیا تھا اور نہ

لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ص وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ

نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنے والوں کو

عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ

بازو بناؤں اور جس دن فرمائے گا کہ پکارو میرے شریکوں کو جو

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

تم گمان کرتے تھے تو انہیں پکاریں گے وُہ انہیں جواب نہ دیں گے

لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے اور مجرم دوزخ کو دیکھیں

النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا

گے تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ

مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ ع ۷ ۱۹

نہ پائیں گے اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر

اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ

جھگڑالو ہے ۔ اور آدمیوں کو کسی چیز نے اس سے

يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے معافی مانگتے

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے یا اُن پر قسم قسم کا

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

عذاب آئے ۔ اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشی

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ڈر سُنانے والے اور جو کافر ہیں وُہ باطل کے ساتھ

بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا

جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انہوں نے میری آیتوں

اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

کی جو ڈر انہیں سُنائے گئے تھے ان کی ہنسی بنائی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا

جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وُہ ان سے منہ پھیر لے اور اس کے ہاتھ جو

قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

آگے بھیج چکے ہیں بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ قرآن

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ

نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی اور اگر تم انہیں ہدایت کی

اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ

طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے۔ اور تمہارا رب

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا

بخشنے والا مہر والا ہے۔ اگر وُہ انہیں ان کے کیے پر پکڑتا تو

لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ

جلد ان پر عذاب بھیجتا بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے جس کے

يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤى

سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ

تباہ کردیں جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ

مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ ع

کر رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا...

حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾

جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں چلا جاؤں

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے

سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ

سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔ پھر جب وہاں سے گزر گئے موسٰی نے

لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ز لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا

خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے سفر میں بڑی

هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى

مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی

الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ز وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ

تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا

اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ج وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى

دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی

الْبَحْرِ ق عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ق فَارْتَدَّا

راہ لی اچنبھا ہے موسٰی نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے

عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ

اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ

عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ

پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ

عطا کیا اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں

اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾

اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دوگے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ۔

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَ

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس

كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ

بات پر کیوں کر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں کہا عنقریب

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ

اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے

لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ

خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات

عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ ع ۹ ع ۱۱ ۲

کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں ۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے اس بندہ نے اسے

قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ

چیر ڈالا موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لیے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بیشک تم نے بُری

شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ

بات کی کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ

تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ

ٹھہر سکیں گے کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت

بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾

نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو ۔

فَانْطَلَقَا وقفۃ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا اس بندہ نے اسے قتل کر دیا موسیٰ

اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ

نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بیشک تم نے

شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ

بہت بُری بات کی کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ

تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ

نہ ٹھہر سکیں گے ۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں

شَيْءٍ ۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ

تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے

مِن لَّدُنِّی عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ

تمہارا عذر پورا ہو چکا - پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں

اَهۡلَ قَرۡیَةِۣ اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ

والوں کے پاس آئے ان دیہاتوں سے کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی

یُّضَیِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِیۡهَا جِدَارًا یُّرِیۡدُ اَنۡ

قبول نہ کی پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی

یَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ

ہے اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری

عَلَیۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنِكَ ۚ

لے لیتے - کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں ان

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِیۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعۡ عَّلَیۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾

باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا - وہ جو

اَمَّا السَّفِیۡنَةُ فَکَانَتۡ لِمَسٰکِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ

کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی کہ دریا میں کام کرتے

فِی الۡبَحۡرِ فَاَرَدۡتُّ اَنۡ اَعِیۡبَهَا وَکَانَ وَرَآءَهُمۡ

تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک

مَّلِكٌ یَّاۡخُذُ کُلَّ سَفِیۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ

بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا اور وہ جو لڑکا تھا

فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

اور کفر پر چڑھاوے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر

خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ

ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے رہی وہ دیوار

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ

وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے

تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ

اُن کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب

رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ

نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۗ

آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۗ ﴿٨٢﴾ وَ ع ١٠

یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور

يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۗ قُلْ سَاَتْلُوْا

تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ

مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا

وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ

یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں

فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا

ڈوبتا پایا اور وہاں ایک قوم ملی ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ

یا تو تو انہیں عذاب دے یا ان کے ساتھ بھلائی

فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ

اختیار کرے عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا اسے تو ہم عنقریب

نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

سزا دیں گے پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا وہ اسے بری مار

نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ

دے گا۔ اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ

جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ؕ

بھلائی ہے اور عنقریب ہم اسے آسان کام کہیں گے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

پھر ایک سامان کے پیچھے چلا یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اسے

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ

ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں

دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ

رکھی بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم

خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ

محیط ہے پھر ایک سامان کے پیچھے چلا - یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ

السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ

پہنچا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پاؤ گے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ

نہ ہوتے تھے انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک

يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس پر کہ آپ ہم میں اور

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ

ان میں ایک دیوار بنا دیں کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے

رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ

بہتر ہے تو میری مدد طاقت سے کرو میں تم میں اور اُن میں ایک مضبوط

بَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی

آڑ بنا دوں گا میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ یہاں تک کہ

اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں کے برابر کر دی کہا دھونکو،

حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ

یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہُوا تانبہ

عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ ؕ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ

اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ

نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا یہ میرے رب کی رحمت

مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ

ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا اسے پاش پاش کر دے گا

وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ ؕ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے

یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ

کہ ان کا ایک گروہ دُوسرے پر ریلا آوے گا اور صور پھونکا جائے گا

فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ

تو ہم سب کو اکٹھا کر لائیں گے اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے

لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

لائیں گے وہ جن کی آنکھوں پر میری فریاد سے

فِىْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

پردہ پڑا تھا اور حق بات سن نہ سکتے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا ع

تھے تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا

عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

حمایتی بنا لیں گے بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ

جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ سب سے

اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ

بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ان کے جن کی ساری کوشش دُنیا کی زندگی میں گم

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا

فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول

وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

نہ قائم کریں گے یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی اڑائی بیشک جو ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ

لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

ہے وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا

نہ چاہیں گے تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے

لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں تم فرماؤ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود

إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهِۦ

ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ

نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو

رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿١١٠﴾ ع ۱۲ ۲

شریک نہ کرے۔

فضائلِ سورۂ یٰسٓ

سورۂ یٰسٓ قرآن مجید کا دِل ہے اور بے پناہ فوائد کی حامل ہے۔ ہرطرح کی حاجت روائی اس کی تلاوت میں مضمر ہے اور خاصکر اسے پڑھنے سے اللہ بہت راضی ہوتا ہے۔ احادیث میں اس کے بے پناہ فضائل بیان ہوئے ہیں۔

معلوم ہُوا کہ سُورت یٰسین پڑھنے سے دین و دُنیا میں ہر قسم کی بھلائی حاصل ہوتی ہے خاص کر مرنے والوں کے قریب اس سُورت کی تلاوت کی جائے تو ان پر نزع کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

بزرگانِ دین کا قول ہے کہ یہ سُورت ہر قسم کی حاجت کے لیے بہت اکسیر ہے اس لیے اگر کسی شخص کو شدتِ حاجت در پیش ہو تو اسے چاہیئے کہ گیارہ دن تک سُورۃ یٰسٓ کو مُبینوں کے ساتھ روزانہ ایک مرتبہ پڑھے اِن شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو گی۔

اگر کوئی شخص اس سُورت کو بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وُہ بہت جلد لوگوں میں ہر دلعزیز ہو جائے گا۔ اس کی عزت میں بے پناہ اضافہ ہو گا مال میں برکت ہو گی۔ ہر قسم کی برائی ختم ہو کر طبیعت میں اچھائی کا رجحان پیدا ہو گا، شیاطین اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ بیماریوں سے شفا ملے گی، اگر اولاد کی خواہش کرے گا تو نیک اولاد ملے گی اگر کوئی قید میں اسے کثرت سے پڑھے تو قید سے رہائی مِلے گی۔ غرضیکہ سورۂ یٰسٓ کو پڑھنے کے بعد جو خواہش دِل میں لائے گا پروردگار اسے اپنی رحمت سے پورا کرے گا۔

دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے بھی سُورت یٰسٓ بہت مفید ہے لہٰذا اگر کسی کو کوئی دشمن تنگ کرتا ہو تو اسے چاہیئے کہ سات دن تک روزانہ اسے پڑھے اِن شاء اللہ ظالم دشمن سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔

سُوْرَةُ یٰسٓ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ

سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو عزت والے

الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ

مہربان کا اتارا ہُوا تاکہ تم اس قوم کو ڈر سُناؤ جس کے باپ دادا نہ

فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ

ڈرائے گئے تو وُہ بے خبر ہیں بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے تو

فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ

وُہ ایمان نہ لائیں گے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں

اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾

کہ وُہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

اور ہم نے اُن کے آگے دیوار بنا دی اور اُن کے

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾

پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

اور انہیں ایک سا ہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ

کی بشارت دو بے شک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم

نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط وَكُلَّ شَيْءٍ

لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے

اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ

گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں اور ان سے نشانیاں

مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾

بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا

جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے

بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا

سے زور دیا اب ان سب نے کہا کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا

مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا

تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے

رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ

ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ

مگر صاف پہنچا دینا۔ بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ

تم پر دکھ کی مار پڑے گی انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے کیا اس

ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ

پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو اور شہر کے

مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا۔ بولا

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا

اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو

يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا لِيَ لَآ

تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں اور مجھے کیا ہے کہ

اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾

اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ

کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا

ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ

يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ

بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو اس سے فرمایا گیا

ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

کہ جنت میں داخل ہو کہا کسی طرح میری قوم جانتی ۔

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾

جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ۔

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر

جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡ

نہ اتارا اور نہ ہمیں کوئی لشکر اتارنا تھا۔ وہ تو

كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾

بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے۔

وقف غفران

يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ

اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے

اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ

تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہ دیکھا

اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف

لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا

پلٹنے والے نہیں اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ ع وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ ع ۲۰/۲ ۱

لائے جائیں گے اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے۔

اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾

ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے

وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

اور ہم نے اس میں سے کچھ چشمے بہائے۔ کہ اس کے پھلوں میں

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا

پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین

تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا

اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ

نہیں۔ اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

کھینچ لیتے ہیں جبھی وہ اندھیروں میں ہیں۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾

کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے

الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ

کھجور کی پرانی ڈال سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ

تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ

لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور

كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا

ہر ایک ایک گھیرے میں تیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی

حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ لا

یہ ہے کہ انہیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم نے بھری کشتی میں سوار کیا

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ

اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور

اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ

يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ لا اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى

بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے

حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ

دینے اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے

اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ تم پر مہر ہو منہ پھیر لیتے ہیں

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ

اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ

تو اس سے منہ ہی پھیر لیتے ہیں اور جب ان سے فرمایا جائے

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ

لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً

تم سچے ہو راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

کی کہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر

يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ

جائیں اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں

مِّنَ الْاَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ

وقف لازم
وقف غفران

کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

حضور حاضر ہو جائیں گے تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ

شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾

ہوگا اور تمہیں بدلا نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا۔

إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ

وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ

مُتَّكِئُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا

لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں

يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ

اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو! اے اولادِ آدم

اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ

الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ

پوجنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری

اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ

بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

عقل نہ تھی یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

وعدہ تھا۔ آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر

تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ

کا ۔ آج ہم اُن کے مونہوں پر مُہر کر دیں گے اور

تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی

يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

گواہی دیں گے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ

پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا اور اگر

نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے نہ آگے بڑھ

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

سکتے نہ پیچھے لوٹتے اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش

فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

میں اُلٹا پھیریں تو کیا سمجھتے نہیں ۔ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا

وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ

اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن

مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ

قرآن کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر

الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا

بات ثابت ہو جائے کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے

لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا

ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ اُن کے

مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

مالک ہیں اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط

اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے اور انہوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ط ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لیے کہ شاید ان کی مدد ہو وہ ان کی مدد نہیں

نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا

کر سکتے اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے تو تم اُن کی

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

بات کا غم نہ کرو بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور

يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ

ظاہر کرتے ہیں اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے

وقف لازم

مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ

بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے اور ہمارے

ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ

لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے

یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا

کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ

الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا

عَلِیْمُۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ

علم ہے جس نے تمہارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ

الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان

بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ وقف غفران

جیسے اور نہیں بنا سکتا کیوں نہیں اور وہی

الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا

ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو

اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ

چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وُہ فوراً ہو جاتی ہے تو پاکی ہے اسے

بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

فضائلِ سُورۂ محمدؐ

یہ سُورت بڑی بابرکت ہے کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی طرف منسوب ہے جو شخص اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی سے محبت پیدا ہو جائے گی کیونکہ حضورؐ کی محبت اصل دین ہے اور جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو جائے وُہ سمجھے کہ اسے دُنیا کی بڑی سعادت حاصل ہو گئی۔

اگر کوئی شخص اسے نمازِ تہجد کے بعد تین سال تک پڑھنے کا بلاناغہ معمول بنائے تو اسے دُنیا میں بے پناہ عزت حاصل ہو گی اور جہاں بھی جائے لوگ اسے رفعت کی نگاہ سے دیکھیں گے گویا کہ گھر بار میں اسے ہر لحاظ سے بلند مرتبہ حاصل ہو گا۔

سُوۡرَۃُ مُحَمَّدٍ مَدَنِیَّۃٌ وَّهِیَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوۡنَ اٰیَۃً وَّاَرۡبَعُ رُکُوۡعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا

اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (۱) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اللہ نے ان کے عمل برباد کئے اور ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر اتارا گیا اور

هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

اور وہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور

اَصْلَحَ بَالَهُمْ (۲) ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

ان کی حالتیں سنوار دیں یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیرو

اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا

ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

جو ان کے رب کی طرف سے ہے اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان

اَمْثَالَهُمْ (۳) فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

فرماتا ہے۔ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں

الرِّقَابِ حَتّٰىٓ اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ

مارنا ہے یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کرلو تو مضبوط باندھو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنا

اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ ع ۱۳

بوجھ رکھ دے بات یہ ہے اور اللہ چاہتا تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا مگر

لٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ

اس لیے کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے اور جو اللہ کی راہ میں مارے

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾ سَيَهْدِيْهِمْ

گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا جلد انہیں راہ دے گا

وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

اور ان کا کام بنادے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا

عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

انہیں اس کی پہچان کرادی ہے اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾

کروگے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾

نے کفر کیا تو ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال ضائع کرے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ

یہ اس لیے کہ انہیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اتارا تو اللہ نے ان کا

اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا اللہ

قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

نے ان پر تباہی ڈالی اور کافروں کے لیے بھی

اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ

ویسی کتنی ہی ہیں یہ اس لیے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے

اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾ اِنَّ

اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں بے شک

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللہ داخل فرمائے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ

باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں اور کافر

كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ

برتتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

کھائیں اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ

قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ

اس شہر سے قوت میں زیادہ تھے جس نے تمہیں تمہارے شہر سے باہر

اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ اَفَمَنْ

کیا ہم نے انہیں ہلاک فرمایا تو ان کا کوئی مددگار نہیں تو کیا جو

كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس جیسا ہوگا جس کے

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ

برے عمل اسے بھلے دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے احوال اس جنت کا

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ

جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں

غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ

جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ ۵ وَاَنْهٰرٌ

اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد

مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے

الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ

پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت کیا ایسے ہیں ولے ان کے

خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ

برابر ہو جائیں گے جنہیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کو

اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى

ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں یہاں تک کہ جب

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا

تمہارے پاس سے نکل کر جائیں علم والوں سے کہتے ہیں ابھی

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ قف اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ

انہوں نے کیا فرمایا یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَ

اللہ نے مہر کر دی اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے اور

الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ

جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری

تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ

انہیں عطا فرمائی تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر

تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى

اچانک آجائے کہ اس کی علامتیں تو آ ہی چکی ہیں پھر جب

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

وُہ آجائے گی تو کہاں وُہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ اللہ کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾

عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ

اور مسلمان کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہ اتاری گئی پھر جب

فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

کوئی پختہ سورت اتاری گئی اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

فرمایا گیا تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے

يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

تو تمہاری طرف اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں جس پر مردنی

الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟

چھائی ہو تو اُن کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے اور اچھی بات کہتے۔

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ

پھر جب حکم ناطق ہو اور اگر اللہ سے سچے رہتے تو ان کا

خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

بھلا تھا۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں

تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ

یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے

اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ

بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں

اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا

یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ

عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

گئے بعد اس کے کہ ہدایت ان پر کھل چکی تھی

الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

شیطٰن نے انہیں فریب دیا اور انہیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ

یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جنہیں اللہ کا اتارا ہوا ناگوار ہے

اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِىْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے اور اللہ ان کی چھپی ہوئی

إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی رُوح قبض کریں گے

يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے یہ اس لیے کہ وہ

اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ

ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے اور اس کی خوشی

أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ

انہیں گوارا نہ ہوئی تو اس نے ان کے عمل اکارت کر دیئے کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے اس گھمنڈ میں

مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَ

ہیں کہ اللہ ان کے چھپے بیر ظاہر نہ فرمائے گا اور اگر

لَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ط وَ

ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھا دیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو اور

لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

ضرور تم انہیں بات کے اسلوب میں پہچان لوگے اور اللہ تمہارے عمل

أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِينَ

جانتا ہے اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِينَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ

کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزما لیں بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ

وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول

شَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی

الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ط وَسَيُحْبِطُ

تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا

أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

کیا دھرا برباد کردے گا اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ إِنَّ

حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو بے شک

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا

ہی مر گئے تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا تو تم

تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ صلے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ق

سستی نہ کرو اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے

وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا دنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ

زندگی تو یہی کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری

تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا

اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ

اگر انہیں تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں

اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

کے میل ظاہر کردے گا ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ

میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ

بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور

غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع

لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

فضائل سُورۂ فتح

یہ سُورت ہر کام میں فتح کے لیے بہت اکسیر ہے خاصکر دشمنانِ دین پر غلبہ پانے کے لیے بہت ہی لاجواب ہے۔ اس سُورت کی فضیلت کے بارے میں چند روایات حسبِ ذیل ہیں۔

صلح حدیبیہ سے واپسی میں مکہ اور مدینہ کے راستے میں اس سُورت کا نزول ہُوا اور جب یہ سُورۃ نازل ہوئی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سُورت نازل ہُوئی جو مجھے دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سُورت کے نزول کے بعد فرمایا کہ مجھے یہ سُورت زمین کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس سُورت کو رمضان المبارک کی پہلی رات میں یاد کرے گا اُسے قرآن مجید یاد ہو جائے گا۔ (تفسیر رُوح المعانی)

جو شخص اسے سفر میں جاتے ہوئے پڑھے تو وہ سفر میں محفوظ رہے گا۔ اگر جہاز میں جاتا ہُوا پڑھے تو جہاز بخیریت پہنچے گا غرضیکہ جس سواری پر پڑھے حفاظت اور امن پائے۔

جس کام میں فتح مقصود ہو تو اس سُورت کو اہم مرتبہ پڑھ کر اس کام کو کرنے کے لیے جائے ان شاء اللہ کامیابی اور نصرت پائے گا۔

اگر کسی شخص کے کاروبار یا فراوانی دولت کے متعلق کوئی حسد کرتا ہو تو اس سورت کو چالیس۴۰ روز تک روزانہ ایک مرتبہ کاروبار کے مقام پر پڑھے ان شاءاللہ حاسدوں کے حسد سے ہمیشہ محفوظ ہو جائے گا۔ اس سُورت کو روزانہ بعد نمازِ فجر پڑھنے کا معمول بنانے سے کشادگیٔ رزق کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کے چاند کو دیکھ کر تین مرتبہ کھڑے ہو کر اس سورت کو پڑھے، ان شاءاللہ پورا سال امن و امان میں رہے گا۔

اگر کوئی شخص حج کا خواہش مند ہو اور اُس کا ذریعہ نہ بنتا ہو تو اسے چاہیئے کہ چالیس روز تک اس سورت کو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے ان شاءاللہ تعالےٰ غیب سے اس کے لیے حج کا ذریعہ بن جائے گا۔ غرضیکہ اس سُورت کو پڑھنا فتوحات کی کنجی ہے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ① لِّيَغْفِرَ لَكَ

بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ

گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی

يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا

نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمًا ۝٢ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣

دکھا دے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ

اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ

علم و حکمت والا ہے تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ

ہمیشہ ان میں رہیں اور اُن کی بُرائیاں اُن سے اتار دے اور یہ اللہ کے

ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ

یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ط
مشرک عورتوں کو جو اللہ پر برا گمان رکھتے ہیں

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
انہیں پر ہے بڑی گردش اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا

وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾
اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا ہی برا انجام ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ
اور اللہ ہی کی ملک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ عزت و حکمت

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
والا ہے بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر

وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ
اور خوشی و ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی

وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ
تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو وہ جو

الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ
تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے

اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد کو توڑا اس نے اپنے

يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ

برے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد تو اس نے

ع ١ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُوْلُ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا اب تم سے کہیں

لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ

گے جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر

اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

والوں نے جانے سے مشغول رکھا اب حضور ہماری مغفرت چاہیں اپنی زبانوں سے وہ بات

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ

کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں تم فرماؤ تو اللہ کے

يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا

سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا برا چاہے یا تمہاری

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر

خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

ہے بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ

ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے اور اسی کو اپنے دلوں

فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ

میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا اور تم ہلاک ہونے

قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

والے لوگ تھے۔ اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر

فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾

عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى

اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے جب تم غنیمتیں لینے

مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

چلو تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ

وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں تم فرماؤ ہرگز تم

تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ط بَلْ كَانُوا لَا

تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے جلتے ہو بلکہ وہ بات نہ سمجھتے

يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ

تھے مگر تھوڑی ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں

الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ

سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے

شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ج فَإِنْ

جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم

تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ج وَإِنْ تَتَوَلَّوْا

فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾

جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ

اندھے پر تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر مضائقہ

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ط وَمَنْ يُطِعِ

اور نہ بیمار پر مواخذہ اور جو اللہ اور

اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْهُ عَذَابًا

گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا اسے دردناک عذاب

اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾ ع لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ

فرمائے گا بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس

یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ

پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں

فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا

میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام

قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ لا وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ

دیا اور بہت سی غنیمتیں جن کو لیں اور اللہ

اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت

كَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ

سی غنیمتوں کا کہ تم لوگے تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی اور

كَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰیَةً

لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اس لیے کہ ایمان والوں

لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَهْدِیَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۲۰﴾ لا

کے لیے نشانی ہو اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ

اور ایک اور جو تمہارے بل کی نہ تھی وُہ اللہ کے قبضہ میں

بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ

اور اگر کافر تم سے لڑیں تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ

دیں گے پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور

الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہرگز تم اللہ کا دستور

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ

بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم

عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ

سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں

بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

دیکھتا ہے وُہ وُہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور

مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ

رکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ

مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ

مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں کہیں تم

أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ

انہیں روند ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان

عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ

کی قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا

جسے چاہے اگر وہ جدا ہو جاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب

أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ

دیتے جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اڑ رکھی وہی

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

زمانۂ جاہلیت کی اڑ تو اللہ نے اپنا اطمینان

سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اپنے رسول اور اپنے ایمان والوں پر اتارا

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا

اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ

ع ٩ ١١ وَاَهْلَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٢٦ ع

سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ج

بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن و

اٰمِنِيْنَ لا مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لا لَا

امان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف

تَخَافُوْنَ ط فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ

تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝٢٧ هُوَ الَّذِيْٓ

نزدیک آنے والی فتح رکھی وہی ہے جس نے اپنے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے

شُهِيْدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ

گواہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے

مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ

رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے

اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَ

سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی

مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ معانقہ ١٥

صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ

کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً

کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں

وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

بخشش اور بڑے ثواب کا۔

فضائلِ سُورۂ رحمٰن

سُورۂ رحمٰن حُسنِ عبارت اور حُسنِ طرز کے لحاظ سے قرآنِ پاک کی زینت ہے، اس سُورت کی تلاوت میں ایسا اثر ہے کہ سُننے والے پر بے حد خاموشی اور رقت طاری ہوتی ہے کیونکہ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ یہ سُورت اپنے حُسنِ عبارت اور عمدہ طرزِ ادائیگی میں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ اور مزیّن ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کے سامنے اس سُورت کی تلاوت کی تو صحابہ خاموش رہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے اچھے تو جن تھے۔ جب بھی مَیں اُن کے سامنے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھتا تو وُہ کہتے کہ تیری کسی نعمت کی ہم ناشکری نہیں کرتے۔

یہ سُورت ہر قسم کی حاجت روائی کے لیے بہت اکسیر ہے، حاجت کے لیے اس سُورت کو گیارہ روز تک۔ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے اِن شاءاللہ حاجت پوری ہوگی اگر کسی کے گھر میں موذی جانور رہتے ہوں یعنی سانپ، کنکھجورے، بچھو وغیرہ تو اس سُورت کو سات روز تک روزانہ سات مرتبہ پڑھ کے پانی دَم کر کے مکان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾

رحمٰن نے (اپنے محبوب کو) قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾

(ماکان وما یکون کا) بیان انہیں سکھایا سورج اور چاند حساب سے ہیں

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا

اور سارے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾

اور ترازو رکھی کہ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾

اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ

اور زمین رکھی مخلوق کے لیے اس میں میوے اور

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

غلاف والی کھجوریں اور بھس کے ساتھ اناج

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

اور خوشبو کے پھول تو اے جن وانس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾

اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ

اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے تو تم دونوں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾

پچھم کا رب تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا

اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے

يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ

پر بڑھ نہیں سکتا تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں سے

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی

كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ

ہوئی ہیں جیسے پہاڑ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے زمین

مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور بزرگی والا تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اسے ہر دن ایک کام ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَىِّ

جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

بھاری گروہ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ

تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے

اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

اسی کی سلطنت ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ

تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپیٹ اور بے لپٹ کا کام دھواں

فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

تو پھر بدلا نہ لے سکو گے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۳۷

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے سُرخ نری

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۸ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن گنہگار کے گناہ کی پوچھ

عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۳۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ۴۰ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۴۱ فَبِاَیِّ

ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اپنے رب کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۲ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

کون سی نعمت جھٹلاؤ گے یہ ہے وہ جہنم جسے

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۴۳ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا

مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں

وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۴۴ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ۴۵ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۴۶

جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے

تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا

بہتے ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں

مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا

جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر

مِنْ اِسْتَبْرَقٍؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ

قناویز کا اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ

آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ

کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ لعل اور یاقوت اور

الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾

مونگا ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾

نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو

جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾

جنتیں اور ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔

مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾

نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے رب کی کون سی

تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَ

نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں اور

رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾

انار ہیں تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾

ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین تو اپنے رب کی کون سی

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْہُنَّ اِنْسٌ قَبْلَہُمْ

نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی

وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ

تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت

حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

چاندنیوں پر تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿٧٨﴾ ٣ ع ٢٣ ١ ٨٣

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

فضائلِ سُورۂ واقعہ

یہ سُورت بڑی بابرکت ہے اس کے متعلق حضور کے چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

حضرت ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نقل کیا کہ سورۃ الواقعہ تونگری کی سُورت ہے لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ اور دیلمی نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی کہ اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کہ یہ تونگری اور مالداری کی سُورت ہے۔ (رُوح المعانی)

جو شخص اسے روزانہ ۴۱ بار پڑھے اس کی روزی فراخ ہو جائے گی اور ایک سال تک یہ عمل جاری رکھے کیونکہ اسے روزانہ پڑھنے والا غنی ہو جاتا ہے اور کبھی فاقہ کا شکار نہیں رہتا۔ اگر اس سُورت کو قبرستان میں جاکر اپنے مرحوم کی قبر کے سرہانے کی طرف بیٹھ کر اسے پڑھا جائے اور اس کے بعد اس مرحُوم کی بخشش اور نجات کی دُعا کی جائے تو ان شاء اللہ وُہ عذابِ قبر سے نجات پائے گا مگر اس عمل کو چالیس روز تک مسلسل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کی پیداوار میں نقصان ہو جاتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سُورت کو تین مرتبہ پڑھے اور بیج بونے سے پہلے بیجوں پر دَم کرے اس کے بعد اُن بیجوں کو کاشت کرے، ان شاء اللہ پیداوار میں اضافہ ہو گا اور فصل آفتوں سے محفوظ رہے گی۔

اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہو تو اس سُورت کو تھوڑے سے پانی پر سات مرتبہ پڑھ کر دَم کر کے پلائیں۔ ان شاء اللہ ولادت میں آسانی ہو جائے گی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾

جب ہووے گی وہ ہونے والی اسوقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾

کسی کو پست کرنیوالی کسی کو بلندی دینے والی جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہوکر جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ

اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو داہنی طرف والے

مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ

کیسے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے

مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚ﴿۱۰﴾

کیسے بائیں طرف والے اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ

وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں

مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿۱۴﴾

میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے

عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا

جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے

مُتَقَابِلِينَ ﴿۱۶﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿۱۷﴾

سامنے ان کے گرد پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۵ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿۱۸﴾

کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب

لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ

کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۱﴾

جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں

وَحُورٌ عِينٌ ﴿۲۲﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿۲۳﴾

اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

صلہ ان کے اعمال کا اس میں نہ سنیں گے نہ

لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿۲۵﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿۲۶﴾ وَ

کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام اور

اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۷﴾ فِیۡ

دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹوں

سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ

کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ

مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ مَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاکِہَۃٍ

کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے

کَثِیۡرَۃٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّ لَا مَمۡنُوۡعَۃٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ

میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند

مَّرۡفُوۡعَۃٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰہُنَّ

بچھونوں میں بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھایا تو انہیں بنایا

اَبۡکَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۳۸﴾ ع ۱ ۴۸ ۱۴

کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لیے

ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۴۰﴾

اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ

وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِیۡ

اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے جلتی ہوا

سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا

اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ

بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

ٹھنڈی نہ عزت کی بیشک وہ اس سے پہلے نعمتوں میں

مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

تھے اور اس بڑے گناہ کی ہٹ رکھتے

الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا

ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے

الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ بیشک سب اگلے اور پچھلے ضرور

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

اکٹھے کیے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾

پھر بے شک اے گمراہو جھٹلانے والو

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ

ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے کھاؤ گے پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾

پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

پھر ایسا پیوگے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے

الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

دن ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں نہیں سچ مانتے

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ

تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا

نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ

ہم بنانے والے ہیں ہم نے تم میں مرنا

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ

ٹھہرایا اور ہم اس سے ہارے نہیں کہ تم جیسے

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں خبر نہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

اور بے شک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان پھر کیوں نہیں سوچتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ

تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو تو کیا تم اس کی کھیتی بناتے

نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

ہو یا ہم بنانے والے ہیں ہم چاہیں تو اسے روندن کردیں پھر

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

تم باتیں بناتے رہ جاؤ ہم پر چٹی پڑی بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

ہم بے نصیب رہے تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو

تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ

پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا

أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ أُجَاجًا

ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کردیں پھر

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ

کیوں نہیں شکر کرتے تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن

تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ

کرتے ہو کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم ہیں

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

پیدا کرنے والے ہم نے اسے جہنم کا یادگار بنایا اور جنگل میں مسافروں

لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ ع

کا فائدہ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهٗ لَقَسَمٌ

تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِیْ

بڑی قسم ہے بے شک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ

كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾

نوشتہ میں اسے نہ چھوئیں مگر باوضو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ

اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا اس بات میں

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ

تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہ کرتے ہو کہ

اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾

جھٹلاتے ہو پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ

اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم اس کے زیادہ

اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ

پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں تو کیوں نہ ہوا

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

اگر تمہیں بدلہ ملنا نہیں کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

سچے ہو پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے

فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنۡ

تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ اور اگر داہنی

كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ۙ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ

طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام

اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ؕ﴿۹۱﴾ وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ

ہو داہنی طرف والوں سے اور اگر جھٹلانے گمراہوں

الۡمُكَذِّبِيۡنَ الضَّآلِّيۡنَ ۙ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ ۙ﴿۹۳﴾

میں سے ہو تو اس کی مہمانی کھولتا پانی۔

وَّتَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ

اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی

الۡيَقِيۡنِ ۚ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۹۶﴾ ع ۳

بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو

فضائلِ سورۂ جمعہ

سورۂ جمعہ کو اس لیے جمعہ کہا جاتا ہے کہ اس میں جمعہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

جمعہ کے روز اس سُورت کو گیارہ مرتبہ پڑھنا بے پناہ ثواب کا سبب بنتا ہے اور اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں دس گنا زیادہ نیکیوں کا اضافہ کر دیتا ہے۔ یہ سُورت فریقین میں نا اتفاقی کو ختم کرنے کے لیے بڑی مؤثر ہے لہذا اگر کسی میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا اور بد سلوکی رہتی ہو تو دونوں میں سے کسی ایک کو چاہیئے کہ ہر جمعہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ سُورت جمعہ کو پڑھے اور اس کے بعد اللہ کے حضور دُعا مانگے اور پانی دَم کر کے خود بھی پیئے اور دُوسرے کو بھی پلائے ان شاء اللہ اس کلام کی برکت سے نفاق دُور ہو جائے گا اور میاں بیوی میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ اس عمل کو سات جمعہ تک کرنا چاہیئے۔

اگر کسی شخص میں پابندیٔ وقت نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سُورت کو چالیس دن تک بعد نماز عصر روزانہ پڑھے ان شاء اللہ اس کے مزاج میں پابندی پیدا ہو جائے گی اور وہ نماز پڑھنے میں بھی پابند ہو جائے گا۔

ترقی رزق کے لیے اس سورت کو تہجد کی نماز کے بعد تین مرتبہ ۴۱ روز تک پڑھیں ان شاء اللہ بند کام شروع ہو جائے گا اور حصولِ رزق میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے

الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیۡ

بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ

ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں

اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ

پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ ﴿۲﴾

اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

اور اُن میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت

الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ

والا حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے

یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ان کی مثال

الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا

جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی دے

كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًاؕ بِئْسَ مَثَلُ

کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بُری مثال ہے

الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ لَا

ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو

هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ

اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے

صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

ہو۔ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔ تم فرماؤ

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ

ہے پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا

الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ ع

ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم نے کیا تھا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ

جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو

ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

جانو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں

فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور

اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَ

اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور

اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَ

جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں

تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ

کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا

الرّٰزِقِيْنَ ۝١١ ع ۲ ع ۱۲

رزق سب سے اچھا۔

فضائلِ سُورۃ تغابُن

سُورۃ تغابن ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہنے کے لیے بہت اکسیر ہے جو شخص سورت تغابن کی روزانہ تین بار تلاوت کرے اس کے مال میں برکت ہو گی ظلم کے شر سے محفوظ رہے گا۔ کوئی دشمن اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا اگر کہیں آسیب ہو تو اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔

جو شخص سورت تغابن کی روزانہ تین بار تلاوت کرے اس کے مال میں برکت ہو گی ظلم کے شر سے محفوظ رہے گا۔ کوئی دشمن اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا اگر کہیں آسیب ہو تو اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔

یہ سُورت چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہنے کے لیے بھی بہت مفید ہے، اگر کسی چوری کا ڈر ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سُورت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرے، اِن شاء اللہ وُہ چیز اللہ کی پناہ میں رہے گی اگر کسی کی کوئی چیز یا جانور گم ہو گیا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سُورت کو ہاتھ سے لکھ کر اس کا تعویذ بنا کر کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دے اِن شاء اللہ گم شدہ چیز کا پتہ چل جائے گا۔

اگر کسی شخص کا کوئی مقدمہ چل رہا ہے تو اسے چاہیئے جب مقدمہ کی تاریخ پڑ جائے تو اس سُورہ کی آیت گیارہ کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر جائے اِن شاء اللہ مقدمہ میں کامیابی حاصل ہو گی۔ جو شخص اس سُورت کو شادی اور اولاد کے حصُول کی خاطر روزانہ تین مرتبہ ۱۱ دن تک پڑھے اِن شاء اللہ حسبِ منشاء اس کی شادی ہو گی رزق میں اضافہ ہو گا اور اولاد مِلے گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اس سُورۃ کو چالیس روز

تک روزانہ ۱۱ مرتبہ بعد نمازِ فجر پڑھے گا تو اسے مرشدِ کامل ملے گا اور اللہ کے راستے کی رہنمائی حاصل ہو گی۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ تغابن پڑھے اس پر اچانک آنے والی موت کو اٹھا لیا جائیگا یعنی اس کی عمر دراز ہو جائے گی۔ (کتاب العمل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر

قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ

ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور

مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ
تو تمہاری اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف پھرنا ہے جانتا ہے
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو
وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴
اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ
کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا۔
فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵
اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے
فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّ
تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور
اسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ
اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ

بکا کہ وُہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے

رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ

رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے عمل تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

یہ اللہ کو آسان ہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے

رَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

کاموں سے خبردار ہے۔ جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ

وُہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ

اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وُہ ہمیشہ ان

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ

میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۰﴾ مَآ اَصَابَ

اس میں رہیں اور کیا ہی برا انجام کوئی مصیبت

مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ

نہیں پہنچتی مگر اللہ کے حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے

بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾

اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو

فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ

تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے اللہ ہے جس کے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ

اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور

اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر

تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

معاف کرو اور درگزرو اور بخش دو تو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے

فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا

جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے تو اللہ سے

اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَ

ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور

اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ

نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ

سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں اگر تم

تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ

اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دونے کر دے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲

اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

فضائلِ سُورۂ مُلک

یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہُوئی اور اپنے مضمون کے لحاظ سے بڑی اہمیت اور فضیلت رکھتی ہے اس سُورت کو تبارک مانعہ اور منجیہ اور مجادلہ بھی کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص سوتے وقت ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو ان شاء اللہ اس سورت کی برکت سے وُہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، عالمِ سکرات میں ذرا بھر تکلیف نہ ہو گی، قیامت کے دن حضور اس کی شفاعت کریں گے، اس لیے اگر اس سورت کو گیارہ روز تک بعد نمازِ ظہر پڑھ کر اللہ کے حضور میں کسی مرحوم شدہ آدمی کی مغفرت کے لیے دُعا کی جائے تو ان شاء اللہ دُعا قبول ہو گی، اور مرحوم کو اللہ تعالیٰ راحت نصیب فرمائے گا اور اس سے عذابِ قبر ٹل جائے گا۔

جو شخص اس سورت کو روزانہ بعد نمازِ فجر پڑھے اللہ اس کے ایمان میں استقامت پیدا کرے گا اور اس کا خاتمہ بالایمان ہو گا اور اگر کوئی شخص اسے روزانہ ۴۱ مرتبہ طویل عرصہ تک پڑھتا رہے تو ایک وقت آئے گا وُہ صاحبِ کشف بن جائے گا۔

اگر کسی بچے کو نظرِ بد لگ جاتی ہو تو اس سُورت کو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے اس بچے کو پلائیں۔ ان شاء اللہ نظرِ بد کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور بچہ

ہمیشہ کے لیے نظرِ بد سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی حاملہ عورت چالیس روز تک اس سورت کو پڑھ کر پانی دم کر کے پیئے تو اس کا حمل اللہ کی رحمت سے محفوظ رہے گا ایک عامل کا قول ہے کہ تہجد کی نماز میں دو رکعتوں کے اندر سورۂ ملک کا پڑھنا اور ۴۰ روز تک ایسا ہی کرنا خدا کے فضل سے اولادِ نرینہ ملنے کا سبب بنے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰی كُلِّ

بڑی برکت والا ہے وُہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وُہ ہر چیز پر

شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ ۝۱ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ

قادر ہے وُہ جس نے موت اور زندگی پیدا

الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَ

کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور

هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۝۲ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ

وہی عزت والا بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

کے اوپر دُوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ

دیکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر

فُطُوْرٍ ٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ

آتا ہے پھر دوبارہ نگاہ اٹھا نظر تیری طرف

اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ٤ وَلَقَدْ

ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی اور بیشک

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

ہم نے نیچے کے آسمانوں کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ

شیطانوں کے لیے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار

السَّعِيْرِ ٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ

فرمایا اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم

جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا

کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے

سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ٧ تَكَادُ

اس کا ریکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ

شدتِ غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا

سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا

اس کے داروغہ اُن سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا کہیں گے

بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا

کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ

اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی

ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا

بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ

اقرار کیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو بیشک

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش

وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ

اور بڑا ثواب ہے اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے

اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ

وہ تو دلوں کی جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس

خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ ع

نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار وہی ہے جس

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ

نے تمہارے لیے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں

مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾

چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ

کیا تم اس سے نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

زمین میں دھنسادے جبھی وُہ کانپتی رہے یا تم نڈر ہو گئے اس سے

فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ

جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ

تو اب جانو گے کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

اگلوں نے جھٹلایا تو کیسا ہُوا میرا انکار

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّ

اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور

يَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ

سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمن کے بے شک

بِكُلِّ شَيْءٍ ۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

وُہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ یا وُہ کون سا تمہارا لشکر ہے

هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ

کہ رحمن کے مقابل تمہاری مدد کرے

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ۚ اَمَّنْ هٰذَا

کافر نہیں مگر دھوکے میں یا کون سا ایسا ہے

الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ

جو تمہیں روزی دے اگر وُہ اپنی روزی روک لے بلکہ وُہ

لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں تو کیا وُہ جو اپنے منہ کے

عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا

بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وُہ جو سیدھا

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ

چلے سیدھی راہ پر تم فرماؤ وہی ہے جس نے

اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ

بنائے کتنا کم حق مانتے ہو تم فرماؤ وہی

الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے

صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَ

ہو تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور

اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً

میں تو صرف یہی ڈر سنانے والا ہوں پھر جب اسے پاس دیکھیں گے

سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا

کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے فرما دیا جائے گا یہ ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

جو تم مانگتے تھے تم فرماؤ بھلا دیکھو

اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ

تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم

فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

فرمائے تو وہ کون سا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچا لے گا

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے

يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا۔

⑫ فضائلِ سُورۂ نوح

سورۂ نوح کو اس لیے سُورۂ نوح کہا جاتا ہے اس میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ بیان ہُوا ہے اس سورۃ کا مقام نزول مکہ معظمہ ہے، اس سُورت کو پڑھنے سے دفاعی قسم کے فیوض و برکات بہت جلد حاصل ہوتے ہیں، اس کے چند فوائد حسبِ ذیل ہیں۔

اس سورت کو پڑھنے سے ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی دشمن نیک کام میں رکاوٹ ڈالتا ہو تو اس سورت کی خیر و برکت سے پسپا ہو جاتا ہے۔

اگر کسی شخص کو کوئی دشمن بہت تنگ کرتا ہو اور جا بجا ذلیل و خوار کرنے کی کوشش کرتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سُورت کو گیارہ روز تک روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے

ان شاءاللہ دشمن سے نجات ملے گی اور ظلم کرنے والا خود ہی اپنے انجام کو پہنچے گا۔
یہ سورت مال میں برکت اور تجارت کے نفع کے لیے بہت اکسیر ہے جو شخص روزی کے مقام پر اس سورۃ کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے کاروبار میں کوئی رکاوٹ نہ آئے گی، تجارت میں بکثرت نفع ہو گا اور اگر اسے فوٹو کاپی کرا کر تجارت کے مقام پر رقم رکھنے کی جگہ پر رکھے تو اس کے رزق میں بے حد اضافہ ہو گا، رنج و الم سے نجات کے لیے بھی یہ سورت بہت مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے

مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ① قَالَ

پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے اس نے فرمایا

يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ② أَنِ ٱعْبُدُوا۟

اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی

اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝٣ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ

کرو اور اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے

ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ

گا اور ایک مقرر میعاد تک تمہیں مہلت دے گا بے شک

اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ

اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم

تَعْلَمُوْنَ ۝٤ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ

جانتے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات

لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْۤ اِلَّا

دن بلایا تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی

فِرَارًا ۝٦ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

بڑھا اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا کہ تو ان کو بخشے

جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ

ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧

لیے اور ہٹ کی اور بڑا غرور کیا۔

ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ اِنِّىْۤ اَعْلَنْتُ

پھر میں نے انہیں علانیہ بلایا پھر میں نے ان سے باعلان

لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ

بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔ تو میں نے کہا اپنے

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾

رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ

تم پر تتراٹے کا مینہ بھیجے گا اور مال اور بیٹوں

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور

يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ط ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

تمہارے لیے نہریں بنائے گا تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے

وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا

کی امید نہیں کرتے حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا کیا تم نہیں دیکھتے

كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ

اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور

جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ

اُن میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ

سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بنایا اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے

نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾

اگایا۔ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِتَسْلُكُوا

اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے

مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ ع ٢٠ ٩

وسیع راستوں میں چلو نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَ

میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے ہولئے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان

وَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾

ہی بڑھایا اور بہت بڑا داؤں کھیلے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا

اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا ودّ

وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾

اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا

اور بیشک انہوں نے بہتوں کو بہکایا اور تو ظالموں کو زیادہ نہ کرنا مگر

ضَلَالًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا

گمراہی۔ اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں

نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

داخل کئے گئے تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ

اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى

پایا اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر

الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ

کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں

تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا

رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی

فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ع ۸ ۱۰

مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ۔

فضائلِ سورۂ جن

قرآنِ پاک کی اس سورت کو سُن کر بہت سے جنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام لائے اس لیے اس کو سورۂ جن کہا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کی غرض سے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے راستے میں مقام نخلہ میں حضور نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ جنات حاضر ہوئے اور کلام الٰہی سن کر اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا۔

یہ سورت جنات اور آسیب کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے بہت مفید ہے لہذا جس شخص پر جن کا اثر ہو اس سورت کو روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور گیارہ روز تک پانی دم کر کے اس شخص کو پلائیں اور آخری دن اس سورت کی فوٹو کاپی کرا کر تعویذ بنا کر اس آدمی کے گلے میں ڈال دیں ان شاء اللہ جن یا آسیب کا اثر ختم ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا

فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَهْدِي

تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا

إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا

ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک

أَحَدًا ﴿۲﴾ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

نہ کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے

صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

عورت اختیار کی اور نہ بچہ اور یہ کہ ہم میں بے وقوف

سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٤ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ

اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا اور یہ کہ ہمیں خیال

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

تھا کہ ہرگز آدمی اور جن اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے

كَذِبًا ۝٥ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

کے پناہ لیتے تھے تو اس سے اور بھی ان کا تکبر

رَهَقًا ۝٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

بڑھا اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ

يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٨

تو اسے پایا کہ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ

اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر

يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩ وَّ

اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے اور

أَنَّا لَا نَدْرِيٓ أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ

یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والوں سے کوئی بُرائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے

أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿١٠﴾ وَأَنَّا مِنَّا

یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں کچھ

الصَّٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ

نیک ہیں اور کچھ دُوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے

قِدَدًا ﴿١١﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي

ہوئے ہیں اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے

الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُۥ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَأَنَّا لَمَّا

نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اُس کے قبضہ سے باہر ہوں۔ اور یہ کہ ہم نے جب

سَمِعْنَا الْهُدَىٰٓ ءَامَنَّا بِهِۦ فَمَن يُؤْمِنۢ

ہدایت سُنی اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے

بِرَبِّهِۦ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ﴿١٣﴾ وَأَنَّا

تو اُسے نہ کسی کمی کا خوف اور نہ زیادتی کا اور یہ کہ ہم

مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَٰسِطُونَ فَمَنْ

میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام

أَسْلَمَ فَأُولَٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَأَمَّا

لائے انہوں نے بھلائی سوچی اور رہے ظالم

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥ وَّاَنْ

وہ جہنم کے ایندھن ہوئے اور فرماؤ کہ

لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ

مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انہیں

مَّآءً غَدَقًا ۝١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ

وافر پانی دیتے کہ اس پر انہیں جانچیں اور جو اپنے رب کی

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝١٧

یاد سے منہ پھیرے وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی

اَحَدًا ۝١٨ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ

نہ کرو اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩ ؑ قُلْ اِنَّمَآ ع ١٩

قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں تم فرماؤ میں تو اپنے رب

اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ

ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں

اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ

تمہارے کسی برے بھلے کا مالک نہیں تم فرماؤ

إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۙ وَلَنْ أَجِدَ
ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا

مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ
پناہ نہ پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچاتا اور اس

وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ
کی رسالتیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک اُن

لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰ
کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ

إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ
جب دیکھیں گے جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا

أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ
مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم تم فرماؤ میں نہیں

أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ
جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ

لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
وقفہ دے گا غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو

عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ
مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

کر ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے

مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ

تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام

اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ

پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس ہے سب اس کے

وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ / ۱۲

علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

فضائلِ سُورۂ مُزّمّل

سُورت مزّمّل بڑی بابرکت سُورت ہے کیونکہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خصوصی مناسبت ہے اس لیے اس سورت کے فیوض و برکات بے پناہ ہیں یہ سُورت خاص کر مصائب سے خلاصی پانے، مشکلات کے آسان ہونے، افلاس کے دُور ہونے اور روزی کے فراخ ہونے، نیک اعمال کی طرف دل پھرنے کے لیے بہت مفید ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سُورۃ کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دُنیا و آخرت میں خوش رکھے گا اور اس کے افلاس کو دُور کرے گا جس مشکل کے لیے پڑھے گا وُہ مشکل آسان ہو جائے گی حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورت کو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا اللہ اس سے اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔

جو شخص اسے ایک سال تک بعد نمازِ فجر روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھتا رہے گا اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔ وہ کبھی غریب اور محتاج نہ ہو گا ایک عامل کا قول ہے کہ کشادگیٔ رزق کے لیے اس سورت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنا بہت اکسیر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے اس سورت کو روزانہ ایک مرتبہ تہجد کے وقت پڑھیں یا سوتے وقت پڑھیں تو ان شاء اللہ اسے حضور کی زیارت ہو گی، جو شخص اعتکاف میں اس سورت کو تہجد کے وقت پڑھے تو اس کے لیے بھی ایمانی فیوض و برکات کے لیے بہت بہتر ہے۔

یہ سورت عاملوں کی بڑی محبوب سورت ہے بے شمار لوگ اس کا عمل کرتے ہیں اور اس کے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ سورت ہر قسم کے غلبہ کے لیے بہت تیزی سے کام کرتی ہے۔

اگر کسی کے رزق میں کوئی رکاوٹ آگئی ہو یا کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو گیا ہو جو بظاہر ناممکن نظر آ رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ چالیس روز تک خلوت میں بیٹھ کر اس سورت کو چالیس مرتبہ روزانہ پڑھے ان شاء اللہ اس کا ہر مسئلہ اللہ کی رحمت سے حل ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ

آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو بیشک عنقریب ہم تم پر ایک

قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ

بھاری بات ڈالیں گے بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا

وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا

ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام

طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ

ہیں اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے

تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ

ہو رہو وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا

إلا هو فاتخذه وكيلا ۝٩ واصبر على ما

کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ اور کافروں کی باتوں پر

يقولون واهجرهم هجرا جميلا ۝١٠ وذرني

صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو اور مجھ پر چھوڑ دو

والمكذبين أولي النعمة ومهلهم قليلا ۝١١

ان جھٹلانے والے مالداروں اور انہیں تھوڑی مہلت دو

إن لدينا أنكالا وجحيما ۝١٢ وطعاما ذا غصة

بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا

وعذابا أليما ۝١٣ يوم ترجف الأرض و

اور دردناک عذاب جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور

الجبال وكانت الجبال كثيبا مهيلا ۝١٤ إنا

پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلا بہتا ہوا بیشک

أرسلنا إليكم رسولا شاهدا عليكم كما

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے

أرسلنا إلى فرعون رسولا ۝١٥ فعصى فرعون

ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے تو فرعون نے اس رسول

الرسول فأخذناه أخذا وبيلا ۝١٦ فكيف

کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

بچو گے اگر کفر کرو اس دن جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا

شِيْبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ

آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ

مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

ہو کر رہنا ہے بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

رب کی طرف راہ لے بے شک تمہارا رب جانتا

اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ

ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی

وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ

رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور

اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ مسلمانو

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی

مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

اب تو قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے

مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ

اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ

يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو

مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا

اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے

خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ

ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؏ ﴿٢٠﴾ ۱۴-۲۰

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

فضائلِ سُورۂ دَہر

اس سُورت میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ اور انسان کا ذکر کیا ہے اس لیے سے سُورۂ دہر کہا جاتا ہے۔ یہ سُورت فراخئ رزق کے لیے بہت اچھی ہے لہذا جو شخص ۷۵ مرتبہ اس سُورۃ کو روزانہ ۲۱ روز تک پڑھے ان شاء اللہ اس کی روزی فراخ ہو جائے گی اور حسب منشا دولت ملنے کے ذرائع پیدا ہو جائیں گے اور اس کے دِل کی مرادیں اللہ کی رحمت سے پوری ہوں گی۔

اس سُورت کو پڑھنے سے میاں بیوی میں محبت بھی پیدا ہوتی ہے اس لیے اگر کوئی بیوی اس سُورت کو گیارہ روز تک روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر آخری دن پانی دَم کر کے اپنے خاوند کو پلائے تو وُہ ہمیشہ سکھی رہے گی اور اس کا خاوند اس کی محبت میں مبتلا رہے گا۔

یہ سُورت ظالم حکمران کے ظلم سے نجات پانے کے لیے بھی بہت اچھی ہے اس لیے جو شخص ۱۱ روز تک روزانہ تین مرتبہ ظلم سے نجات پانے کی خاطر پڑھے تو ان شاء اللہ وُہ ظالم کے ظلم سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائے گا۔

اس سُورہ کی آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ بواسیر خونی و بادی کے لیے بہت مجرب ہے عاملین نے کہا ان آیات کو روزانہ سترہ بار پڑھ کر چالیس روز تک پانی دم کر کے پینا اِس مرض سے نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو تنگ کرتا ہو تو اس سے چھٹکارا پانے کے لیے اس سُورہ کی آیت نمبر ۲۳ اور ۲۴ کو تین سو تیرہ مرتبہ تیرہ ۱۳ دن تک پڑھے اِن شاء اللہ جس سے چاہے گا نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ
بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گذرا کہ کہیں

لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
اس کا نام بھی نہ تھا بیشک ہم نے آدمی کو

مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ وہ اسے جانچیں تو اسے سنتا

بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا
دیکھتا کر دیا بیشک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا

وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟
یا ناشکری کرتا بے شک ہم نے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں

وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ
اور طوق اور بھڑکتی آگ بیشک نیک پئیں گے اس جام میں

مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ ﴿۵﴾ عَيْنًا
سے جس کی ملونی کافور ہے وہ کافور کیا ایک چشمہ ہے جس میں سے

يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾
اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی
مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ
پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر
مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ⑨
خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے
إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ⑩
بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے
فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً
تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور
وَسُرُورًا ⑪ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ
شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ
حَرِيرًا ⑫ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا
میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے
يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ⑬ وَدَانِيَةً
اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھنڈک اور اس کے

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ

اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دَور ہوگا جو شیشے کے

كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے

تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس

زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَ

کی ملونی ادرک کی ہوگی وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا

ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں

رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا

دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے اور جب

رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾

تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت پر

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ

ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے

وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رب نے ستھری

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ

شراب پلائی ۔ ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور

كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

تمہاری محنت ٹھکانے لگی بیشک ہم نے تم پر قرآن

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

بتدریج اتارا تو اپنے رب کے حکم پر صابر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

رہو اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ سنو اور اپنے رب کا

رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ

نام صبح و شام یاد کرو اور کچھ رات میں اسے سجدہ

لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو بیشک یہ لوگ پاؤں تلے کی عزیز

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾

رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن چھوڑ بیٹھے ہیں

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا

ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم

شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

جب چاہیں ان جیسے اور بدل دیں بے شک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے بے شک وہ علم و

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ ۙ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

حکمت والا ہے۔ اپنی رحمت میں لیتا ہے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا

جسے چاہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک

اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع

عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ع ۲
۹
۲۰

فضائلِ سُورۂ طارق

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ طارق پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آسمان کے ستاروں کے مطابق دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (کتاب العمل)

حضرت خالد بن ابو جبل عدوانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف لے گئے جو قبیلہ بنی ثقیف کی شرقی جانب تھا اور وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے یہ سورۃ پڑھی پاس ہی راوی یعنی حضرت خالد رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُورت سُن کر یاد کر لی جب راوی واپس اپنے قبیلے بنی ثقیف کے پاس آئے تو لوگوں نے پوچھا کہ تم فلاں جگہ پر کیا سُن رہے تھے؟ انہوں نے کہا میں کلامِ الٰہی سُن رہا تھا۔ (مسند امام احمد)

طارق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی روشنی ہے اس سُورت کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ یہ سُورت آسیب زدہ اثرات کو زائل کرنے میں بہت ہی مؤثر ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر آسیب کا اثر ہو تو اس سُورت کو گیارہ روز تک روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی دَم کر کے آسیب زدہ کو پلائیں ان شاء اللہ آسیب کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی کام نہ ہوتا ہو تو اسے ختم شریف کی صُورت میں چند افراد اکٹھے کر کے بعد نمازِ جمعہ ۸۶ مرتبہ سات جمعہ تک پڑھائیں اِن شاء اللہ کام ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات

الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ

کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا کوئی جان نہیں

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ

جس پر نگہبان نہ ہو تو چاہیے کہ آدمی غور کرے

مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ

کہ کس چیز سے بنایا گیا جست کرتے پانی سے جو نکلتا ہے

مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے بے شک اللہ اس

رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا

کے واپس کردینے پر قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی تو آدمی

لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار آسمان کی قسم جس سے مینہ

الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ

اترتا ہے اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے بے شک

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ

قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے اور کوئی ہنسی کی بات نہیں بے شک کافر

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ

اپنا سا داؤں چلتے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں تو تم

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

کافروں کو ڈھیل دو انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو ۔

﴿۶۴﴾ آیاتِ سلام

تمام آفاتِ ارضی و سماوی سے بچنے کے لیے

بعد نمازِ پنجگانہ آیاتِ سلام پڑھ کر دم کر لیا کریں :

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ
فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ سَلٰمٌ
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ○
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○
سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

(۱۹) فضائلِ سُورۂ فجر

یہ سُورت دُنیاوی آسانیوں اور آسائشوں کے لیے بہت مؤثر ہے ایک قول کے مطابق یہ سُورت مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے نازل ہوئی اور یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ مال کی فراوانی اور مال کی قلت اللہ تعالیٰ کی آزمائش کے دو رُخ ہیں اس لیے مال کی کثرت سے یہ سمجھ لینا کہ وُہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہے یا افلاس کی زندگی بسر کرنے والے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وُہ خدا کی نظروں سے گرا ہُوا ہے کسی طرح بھی درست نہیں۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں جس نے اس کی نعمتوں پر شکریہ ادا کیا اور مصائب میں صبر کا دامن نہ چھوڑا وُہ دربارِ خداوندی میں سرخرو اور کامیاب ہے۔

ایک روایت ہے کہ جو شخص سورۃ فجر کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر کوئی شخص اسے ذی الحجہ کا پورا ماہ پڑھتا رہے تو اللہ اسے قیامت کے دن خاص نور عطا فرمائے گا۔

جو شخص اس سورۃ کو فجر کی نماز کے بعد روزانہ تلاوت کرنے کا معمول بنالیتا ہے اللہ اسے روحانی خوشی عطا فرماتا ہے وُہ دُنیا کے غم اور تفکرات سے ہمیشہ بے غم رہتا ہے۔

رزق کی ترقی کے لیے اس مبارک سُورت کا ختم پڑھنا نہایت مجرب ہے۔ ترکیب ختم کی یہ ہے کہ سات روزے رکھے جائیں، ہر روز سات مسکینوں اور سات یتیموں کو کھانا کھلایا جائے اور ایک سو اکتالیس مرتبہ روزانہ سات روز تک اس سُورت کو ایک جگہ ایک مجلس میں پڑھا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سارا سال

روزی فراخ رہے گی۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَ

اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت اور

الْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ

طاق کی اور رات کی جب چل دے کیوں اس میں عقل مند

قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

کے لیے قسم ہوئی کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد

بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

کے ساتھ کیا کیا وہ ارم حد سے زیادہ طول والے کہ ان جیسا شہروں

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا

میں پیدا نہ ہوا اور ثمود جنہوں نے وادی میں پتھر

الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾

کی چٹانیں کاٹیں اور فرعون کہ چومیخا کرتا

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا

جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی پھر ان میں بہت فساد

الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
پھیلایا تو اُن پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت
عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا
مارا بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن
الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَ
آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور
نَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا إِذَا
نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے
مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ
اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے
رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾
میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے
وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾ وَ
اور آپس میں ایک کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور
تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَتُحِبُّونَ
میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو اور مال کی نہایت محبت
الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ
رکھتے ہو ہاں ہاں جب زمین کر پاش پاش

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا

کر دی جائے گی اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار

صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ

قطار اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن آدمی

يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ

کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ

اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں

اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾

باندھنا اے اطمینان والی جان

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

(٢١) فضائل سُورۃ الضحیٰ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وحی کے لانے میں جب حضرت جبریل علیہ السّلام کچھ عرصہ نہ آئے تو مشرکین نے مشہور کر دیا کہ آپ سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی سورۃ الضحیٰ نازل فرمائی (تفسیر ابن کثیر) یہ سورۃ غائب کو واپس لانے کے لیے بہت اکسیر ہے' بھاگے ہوئے کو واپس لانے کے لیے اس سورۃ کو روزانہ ١١١ مرتبہ گیارہ روز تک پڑھیں اِن شاء اللہ بھاگا ہُوا واپس آجائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے کسی کام کے متعلق متفکر ہو تو عشاء کی نماز کے بعد پاک صاف دُھلے ہُوئے کپڑے پہن کر اس سُورت کو ٢١ مرتبہ پڑھے اور سات روز تک یہ عمل کرے۔ اِن شاء اللہ بذریعہ خواب معلوم ہو جائے گا کہ کام کا انجام کیا ہو گا۔ بدخوابی یا سوتے ہُوئے ڈرنے کی صورت میں اس سُورت کو سات مرتبہ پڑھ کر سونا بہت مفید ہے۔ اس سُورت کو ٣١٣ مرتبہ ٢١ دن تک پڑھنا رُکی ہُوئی تجارت کے جاری ہونے کے لیے بہت اکسیر ہے۔

سُوْرَةُ الضُّحٰی مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰی ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ

چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب

رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ
نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر
الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ﴿۵﴾
ہے اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے
اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا
فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا
تو اپنی طرف راہ دی اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا تو یتیم پر
الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا
دباؤ نہ ڈالو اور منگتا کو نہ
تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾
جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

﴿۲۲﴾ فضائلِ سُورۃ الم نشرح

اس مبارک سُورت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنا دین و دُنیا کے لیے بہت مفید ہے مال و دولت میں اضافہ ہو گا، عزت میں اضافہ ہو گا، خاندان ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا القصّہ یہ سورۃ اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہے اسے پڑھنے

سے علم کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اس سورت کو روزانہ ۴۱ مرتبہ بعد نمازِ عشاء چالیس روز تک پڑھنے سے مشکل ترین کام بھی آسان ہو جاتا ہے جو شخص سوتے وقت اس سورت کو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اللہ اسے ہمیشہ بے غم کردے گا اور اس کے شب و روز بڑے سکون سے گزریں گے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ

وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا

بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی اور ہم نے تمہارے

لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ

لیے تمہارا ذکر بلند کردیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾

دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو

۱ ع ۸ ۱۹ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

فضائلِ سُورہ التّین

اس سُورت کو سات سو مرتبہ پڑھنے سے غائب واپس آجائے گا، جو شخص یہ چاہے کہ دشمنی ختم ہو کر محبّت پیدا ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ ۱۲ روز تک اس سُورت کو ۱۴۱ مرتبہ بعد نمازِ عشاء پڑھے اِن شاء اللہ دشمنی ختم ہو جائے گی اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو حمل کے شروع سے لے کر اخیر تک اس سورت کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی دَم کر کے حاملہ کو پلائیں۔ اِن شاء اللہ اللہ بہتر کرے گا۔

سُورَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانِیْ اٰیَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝۲

انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا

وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا

اور اس امان والے شہر کی بے شک ہم نے انسان کو

الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ

احسن طریقے پر بنایا ہے پھر اسے ہر نیچی سے نیچی

اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو ایمان لائے۔ اور کئے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا
کام کئے کر انہیں بے حد ثواب ہے تو اب

يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ
کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے کیا اللہ سب حاکموں

بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨
سے بڑھ کر حاکم نہیں۔

(۲۴) فضائلِ سُورۂ قدر

رمضان المبارک میں اس سُورت کو کثرت سے پڑھنا باطن کی پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے اور اس کا ثواب بے پناہ ملے گا۔ اس سُورت کو سوتے وقت سات مرتبہ پڑھ کر سونا روزی میں اضافہ، آنکھوں کی بینائی کی حفاظت، لقوے کے مرض میں شفایابی اور آخرت میں ذریعہ نجات ہے یہ سُورت بلیات سے حفاظت کے لیے بھی بہت مفید ہے اس لیے جو شخص اسے روزانہ سوتے وقت ایک مرتبہ پڑھ کر سوئے اس کا گھر اور جان و مال بحفاظت رہے گا۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ
بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اُتارا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ
کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر
اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
ہے اس میں اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ
جبریل علیہ السلام اترتے ہیں فجر ہونے
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾ ع
تک سلامتی ہے۔

فضائلِ سُورۃ التکاثر

جو شخص اس سورۃ کو بعد نمازِ مغرب ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے، اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا اس کے علاوہ قرض سے خلاصی پانے کے لیے اسے ستر روز تک بعد نماز عشاء ۷۰ مرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ قرض سے چھٹکارا حاصل ہوگا اگر کسی شخص میں زر پرستی کا لالچ بہت زیادہ ہو اور وُہ اپنے انجام کو بھولا ہُوا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس سورت کو سوتے وقت ایک سو بیس دن تک روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ اس کے دِل سے زر پرستی کا لالچ نکل جائے گا اور دل عبادتِ الٰہی کی طرف مائل ہو جائے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾

تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے پھر ہاں ہاں جلد جان

تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾

جاؤ گے ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

بے شک ضرور جہنم کو دیکھیں گے پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو

الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ

گے پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے

١ ع ٨ ٢٧ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

پرسش ہوگی ۔

بعد نمازِ فجر اس سورت کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنا حق پر قائم رہنے اور مصائب پر صبر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا
اس زمانۂ محبوب کی قسم بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا
ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق
بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾
کی تاکید کی اور ایک دُوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ع ۱ | ۲۸

فضائلِ سُورۂ فیل

یہ سورت ہر موذی صفت رکھنے والی چیز سے چھٹکارا پانے کے لیے بہت مجرب ہے خواہ وُہ موذی بیماری ہو یا جانور، جو شخص اسے بعد نمازِ عشاء ۳۱۳ مرتبہ ۴۰ روز تک پڑھے اِن شاء اللہ اسے بلڈ پریشر، شوگر جیسی بیماریوں سے چھٹکارا ملے گا۔ اس کے لیے اس سورت کو گیارہ روز تک ۱۱۱ مرتبہ بعد نمازِ ظہر مقہوری دشمن کے لیے بہت مفید ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾
اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا
اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ
کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور اُن پر
عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ
پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے
مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾
مارتے تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

فضائلِ سُورۂ قریش

سفر کی حالت میں اس سُورت کو پڑھنا خوف و ہراس سے نجات دلاتا ہے، اگر کسی بچے کو ڈر لگتا ہو تو اس سُورت کو سات دن تک روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی دَم کر کے پلائیں۔ اِن شاء اللہ بچے کو ڈر لگنا ختم ہو جائے گا۔ اگر دکان پر اس سُورت کو روزانہ کثرت سے پڑھا جائے تو کاروبار میں ترقی اور برکت ہو گی۔ یہ سُورت بیماری سے نجات کے لیے بھی بہت مفید ہے خاص کر موذی بیماری جیسے شوگر، فالج، بواسیر کے لیے اسے بعد نمازِ عشاء ۱۱۱ مرتبہ پڑھنا بہت اکسیر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ
اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے
وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾
کوچ میں میل دلایا تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں
الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ
جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف
مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾
سے امان بخشا ۔

آیاتہا ۴ رکوع ۱

فضائلِ سورہ کوثر

جو شخص اس سورت کو شبِ جمعہ کو ایک ہزار بار پڑھے اور باوضو سو جائے اور گیارہ جمعے تک اسی طرح عمل کرے اِن شاء اللہ اسے خواب میں حضور کی زیارت ہو گی جس شخص کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو اگر وُہ اکتالیس دن تک بعد نماز سات مرتبہ روزانہ پڑھے اِن شاء اللہ جو اولاد ہو گی وُہ اللہ کی رحمت سے زندہ اور سلامت رہے گی ۔ اس سورت کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لینے سے رزق میں اضافے کا سبب بنے گا اور دل عباداتِ الٰہی کی طرف مائل ہو گا ۔ حدیث میں ہے

کہ سورۂ کوثر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت کی نہر کوثر سے پانی پلائے گا اور اس کے لیے نحر کے دن قربانی کرنیوالوں کے برابر نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (کتاب العمل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو

وَانْحَرْ ۝٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣ ع ۲۲

اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

فضائلِ سورۂ الکفرون

جو شخص اس سورت کو خلوصِ دل سے بعد نمازِ فجر یا بعد نمازِ عشاء گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اس کے دل سے بغض، حسد، کینہ، جھوٹ، فریب نفاق گویا کہ ہر قسم کی اخلاقی برائی نکل جائے گی اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا اور اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا اور دل عبادت کی طرف بے حد مائل ہوگا۔ اگر کوئی بچہ نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتا ہو تو گھر کا کوئی فرد ۲۱ روز تک اس سورت کو ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی دم کرکے پلائیں ان شاء اللہ نماز پڑھنے میں استقامت پیدا ہو جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ کافرون کی تلاوت کرے اسے چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ملے گا۔ (درمنثور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا

تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو

تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ

تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں

اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ

پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور

لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ

نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا

دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾ ع

دین اور مجھے میرا دین

فضائلِ سورہ الاخلاص

سورہ اخلاص حُب اور رفع حاجت کے لیے بہت مؤثر ہے، جو شخص اس سُورت کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ بعد نمازِ عشاء ۱۲۵ دن تک پڑھے تو اس کی ہر جائز حاجت پوری ہو گی اور جو شخص اسے روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے

وُہ اِن شاء اللہ محبوب الخلائق ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اس سُورت کو پڑھنے کا بے پناہ اجر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ
تم فرماؤ وُہ اللہ ہے وُہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی
يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
کوئی اولاد اور نہ وُہ کسی سے پیدا ہُوا اور نہ اس کے جوڑ
اَحَدٌ ۝۴
کا کوئی۔

ع ۳۴

فضائل سُورہ الفلق

یہ سُورت آسیب، سایہ، جنات کو دُور کرنے کے لیے بہت ہی اکسیر ہے جو شخص اسے رات کو سوتے وقت پڑھ کر اپنے اوپر دَم کرے تو اِن شاء اللہ ہر طرح کے ڈر، خوف اور مصیبت سے محفوظ رہے گا اگر کوئی شخص اس کا عامل بننا چاہے تو اسے چاہیئے کہ بعد نمازِ عشاء ۱۲۵ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے اس کے بعد جس بچے یا بچی کو رات کو ڈر لگتا ہو پانی دَم کر کے دے اِن شاء اللہ باہر کی چیز وغیرہ کا اثر ختم ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورۃ فلق سے بہتر

کوئی دُعا پناہ کے متعلق نہیں ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ معوذتین کے مثل پناہ پکڑنے کے باب میں کوئی سورۃ میرے اوپر نازل نہیں ہوئی۔ لوگو اس حفاظت کے قلعہ کی نگرانی کرو اور اس کی پناہ میں آرام لو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق

مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

کی شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وُہ

وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی

ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی

الۡعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وُہ مجھ سے جلے

فضائلِ سورہ النّاس

یہ سُورت بھی جنات اور شیاطین سے بچنے کے لیے بہت مفید ہے۔ جو شخص رات کو سوتے وقت سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورت ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دَم کر کے دونوں ہاتھوں کو چہرے

اور سر سے لے کر پیٹ اور ٹانگوں تک پھیرے ان شاء اللہ وہ رات بھر جنات اور شیاطین کے شر سے اور دیگر آفاتِ سماوی سے محفوظ اور اللہ کی پناہ میں رہے گا اس کے علاوہ یہ سورت جادو اور کالے علم کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے بہت اکسیر ہے لہذا اگر کسی شخص پر کالے علم کا وار ہوا ہو تو اسے گیارہ روز تک گیارہ سو مرتبہ اوّل آخر دُرود شریف پڑھ کر پانی دم کر کے پلائیں یا وہ خود دم کر کے پیئے۔ ہر طرح کے سحر اور کالے علم کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور کوئی دشمن نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ﴿٥﴾

سب لوگوں کا خدا اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے

الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ

اور دُبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے

النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

ہیں جن اور آدمی۔

ع ۱ ۲۹ ۶

آیاتِ قرآنی برائے حصولِ برکت

یہ آیات گھر اور کاروبار میں خیر و برکت کے لیے بہت اکسیر ہیں اور خصوصًا قرضہ ادا کرنے کا جب کوئی ذریعہ نہ بن رہا ہو تو ان آیات کو روزانہ اکتالیس مرتبہ ۴۱ دن تک پڑھنے سے قرضہ اترنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص ان آیات کو بعد نمازِ فجر روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص غربت کا شکار ہو تو اسے چاہیئے یہ آیات بعد نمازِ جمعہ ــــ گیارہ مرتبہ پڑھے اور گیارہ جمعہ تک اسی طرح کرے ان شاء اللہ اس کی غربت دُور ہونے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۲۶ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ

فِی الَّیۡلِ وَ تُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ تُخۡرِجُ
الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَ تَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ
حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ ثُمَّ اَنۡزَلَ
عَلَیۡکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا
یَّغۡشٰی طَآئِفَۃً مِّنۡکُمۡ وَ طَآئِفَۃٌ قَدۡ اَہَمَّتۡہُمۡ
اَنۡفُسُہُمۡ یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ
الۡجَاہِلِیَّۃِ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ ہَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ
مِنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ ؕ
یُخۡفُوۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ مَّا لَا یُبۡدُوۡنَ لَکَ ؕ
یَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ کَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ مَّا

قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ
الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ
مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِى الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ ۚ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
الاعراف ۵۴ تا ۵٦
إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا
الرَّحْمَٰنَ ؕ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ
ابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ

وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾ بنی اسرائیل ۱۱۰-۱۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ
الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا
وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

الصّٰفّٰت ۱۰

فضیلت آیۃ الکرسی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اُسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ وُہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور جو کوئی رات کو سوتے وقت اسے پڑھے گا وُہ، اس کا پڑوسی اور آس پاس کے دُوسرے گھر والے شیطان اور چور سے محفوظ رہیں گے۔

(شعب الایمان - بیہقی)

حدیث شریف میں ہے جو کوئی مصیبت اور سختی کے وقت آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وُہ آپ زندہ اوراوروں کا قائم رکھنے والا اسے

تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

نہ اونگھ آئے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

اور جو کچھ زمین میں وُہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

اور زمین اور اسے جاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

ہے بلند بڑائی والا ۔

برکاتِ دُرود شریف

درود شریف اپنی ترتیب اور الفاظ کے لحاظ سے ان گنت ہیں مگر بعض درود شریف اپنی اپنی فضیلت اور خصوصیات کے اعتبار سے بہت مؤثر اور اہم ہیں چند درود شریف ایسے بھی ہیں جنہیں بہت شہرت ہے اور جن کا پڑھنا دینی و دنیوی حاجات اور آخرت کی بھلائی کے لیے بہت ہی نفع بخش ہے ان اوراد شریف میں سے درود شریف کے فضائل پڑھنے کا طریقہ اور فیوض برکات مندرجہ ذیل ہیں۔

—— دُرودِ ابراہیمی

نماز میں جو دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آتا ہے اس لیے اسے دُرودِ ابراہیمی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنی دُعا میں کہا کہ یا اللہ نبی آخرالزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف مُنہ کر کے دو رکعتیں پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہؓ، حضرت سارہؓ اور حضرت اسحاقؑ نے آمین کہی اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی دُعا میں یہ کہا کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے جو نوجوان اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام بی بی ہاجرہؓ اور بی بی

سارہؓ نے آمین کہی پھر حضرت اسحاق علیہ السلام نے دُعا مانگی یا اللہ نبی آخرالزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کا جو ادھیڑ عمر شخص اس گھر کی طرف منہ کرکے دو رکعت پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر خاندان کے بقیہ افراد نے آمین کہی اس کے بعد حضرت بی بی سارہؓ نے دُعا مانگی یا اللہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت سے جو عورت اس گھر کی طرف مُنہ کرکے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر سب نے آمین کہی آخر میں حضرت بی بی ہاجرہؓ نے یوں دُعا کی کہ یا اللہ اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لڑکی اس گھر کی طرف مُنہ کرکے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس پر سب نے آمین کہی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کا یہ بیش بہا تحفہ جو اُمّت محمدیہ کے حق میں پیش کیا گیا اس کے بدلے میں اُمّت محمدی کو یہ حکم دیا گیا کہ خاندان ابراہیمی کے حق میں پانچوں نمازوں میں دُعا کیا کرو اور اس دُعا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُرود ابراہیمی کی صورت میں بوضاحت بیان فرمایا۔ اس دُرود پاک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان ابراہیم سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور اسی محبّت کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابراہیم رکھا اس کے علاوہ شب معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اپنی اُمّت کو میرا سلام کہہ دیجئے گا اس سلام کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُرود ابراہیمی میں ان پر سلام پیش کیا۔

یہ دُرود تمام دُرود کے صیغوں سے افضل ہے کیوں کہ اس دُرود کے الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ ہیں۔ اس لیے اس درود پاک کو نماز کے علاوہ کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ کی رحمت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے دنیا کے تمام کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر اللہ کی مدد شامل حال رہتی ہے حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ حضور کی شفاعت واجب

ہو جاتی ہے۔ رزق کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ مال و اسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ خاتمہ بالایمان ہوتا ہے اس کے علاوہ آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں اور اس دُرود پاک کو معمول سے پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

اس دُرود پاک کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں حضور کی حدیث سناؤں ہم نے کہا فرمایئے تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کی کہ یا رسول اللہ آپ پر دُرود بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے مگر ہم دُرود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر دُرود بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ
آل پر صلوٰۃ بھیجی بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت دے جس طرح
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
بے شک تُو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

۲ — درُود خضری

یہ درُود اولیاء اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے بے شمار اولیاء نے اسے پڑھا ہے خاص کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ عارف کامل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ یہ درُود کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی یہی درُود پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے کیوں کہ یہ درُود الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس درُود پاک کے فوائد بے پناہ ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے اس درُود کو پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دُنیا میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی اور سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے. بزرگانِ چورہ شریف حضرت بابا فقیر محمد چوراہی اور ان کے سجادہ نشین حضرات کے معمول میں یہی درُود کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ

اللہ نے اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے

اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ○

صحابہ پر سلام اور درود بھیجا۔

۳ — درُود ہزارہ

درُود ہزارہ طالبان روحانیت کا محبوب درُود ہے کیوں کہ اس درُود سے سالکین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے عام حضرات کے لیے بھی یہ درُود

زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت مؤثر اور اکسیر ہے۔ لہٰذا جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیئے کہ رمضان المبارک میں یہ درود روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہوگا اسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے اسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے غم و فکر اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے اسے بعد نماز فجر ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ دل کو سکون حاصل ہوگا اور تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔

وسعت رزق اور قرضہ کی ادائیگی کے لیے بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ پڑھنا بہت مجرب ہے لہٰذا جو شخص قرض میں دبا ہوا ہو تو اس کے لیے اس درود پاک کا پڑھنا نہایت ہی مفید ہے جو شخص جمعہ کے روز اسے ہزار مرتبہ پڑھے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ یہ درود خاندان چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول میں سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر
بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ
ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
اور سلام بھیج۔

درُود تاج

درُود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب وظیفہ ہے بے شمار صوفیا اور اولیاء نے یہ درُود پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلہ طریقت میں اپنے ارادتمندوں کو پڑھنے کی تلقین کی اس درُود پاک میں پڑھنے والے کو صاحب کشف بنا دینے کی خصوصیت بہت نمایاں ہے لہٰذا اگر کوئی شخص صاحب کشف بنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس درُود پاک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے انشاء اللہ اس عرصہ میں صاحب کشف بن جائیگا اور اگر وہ اس سلسلے کو تاحیات جاری رکھے تو وہ صاحب روحانیت بن جائے گا۔ کیونکہ درود صفائی قلب کے لیے نہایت ہی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے اس لیے جو شخص اس درُود پاک کو روزانہ کم ازکم مرتبہ پڑھتا ہو اس کا دل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے اور نیک راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اسے شب جمعہ میں ۷۰ مرتبہ پڑھے اور ۴۰ جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے انشاء اللہ شرف زیارت سے مشرف ہو گا۔

دفع سحر یا آسیب اور جن شیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس درُود پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہو جائے گا اضافہ رزق کے لیے بعد نماز فجر ۷ مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافے کا سبب بنتا ہے دشمنوں ظالموں حاسدوں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کے لیے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے کسی نیک مقصد یا حاجت کے لیے نصف شب کے بعد چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے شفائے امراض کے لیے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفا یابی کا موجب ہو گا اگر کوئی حب تسخیر خلق کے لیے اس کا عامل بننا

چاہے تو اسے چاہیئے کہ چالیس رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ۱۱۱ مرتبہ پڑھے انشاءاللہ چلہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس خرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرما اُس کو کھلائے۔ پھر بعد غسلِ طہارت اُس سے ہم بستر ہو۔ خدا کے فضل سے فرزندِ صالح پیدا ہوگا اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائے۔ مالک کے فضل سے خیر ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ

جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے

دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

والے ہیں جن کے وسیلے سے بلا وبا قحط مرض اور دکھ

وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ

دور ہونے والے آپ کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت

مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ

کیا گیا اور لوح و قلم میں کندہ ہوا ہے آپ عرب

وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ

و عجم کے سردار ہیں آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ

مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسُ الضُّحیٰ

اور خانہ کعبہ و حرم پاک میں منور ہے آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری

بَدْرُ الدُّجیٰ صَدْرُ الْعُلیٰ نُوْرُ الْھُدیٰ

رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدرنشین راہ ہدایت کے نور

کَھْفُ الْوَریٰ مِصْبَاحُ الظُّلَمِ جَمِیْلُ الشِّیَمِ

مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے مالک

شَفِیْعُ الْاُمَمِ صَاحِبُ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ

امتوں کے بخشوانے والے بخشش و کرم سے موصوف ہیں اللہ

عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ

آپ کا نگہبان جبریل آپ کے خدمت گزار براق آپ کی

وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھیٰ مَقَامُہٗ

سواری معراج آپ کا سفر سدرۃ المنتہیٰ آپ کا مقام اور

وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ

(قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ

مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ

کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے آپ

الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے گنہگاروں کے

اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ

بخشوانے والے مسافروں کے غمخوار دنیا جہان کے لیے رحمت عاشقوں کی

الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ

راحت مشتاقوں کی مراد خدا شناسوں کے

الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السّٰلِكِيْنَ مِصْبَاحِ

آفتاب راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَ

کے راہ نما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے

الْمَسٰكِيْنَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ

محبت رکھنے والے جن وانس کے سردار حرمین کے نبی

اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ

دونوں قبلوں (بیت المقدس وکعبہ) کے پیشوا اور دنیا وآخرت میں

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ

ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں دو

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ

مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى

ہیں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے جدِّ امجد

الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اور ہمارے اور (تمام) جن وانس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو

نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نور جمال محمدی کے مشتاقو!

بنورِ جمالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ واصحابہٖ
آپ پر اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام
وسلّموا تسلیماً ○
بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے

درُود تنجینا

درُود تنجینا سے مراد وہ درُود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل اور مہم سے نجات ملتی ہے علامہ فاکہانی نے قمر منیر میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آگیا یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمۂ اجل بن جائیں گے کیوں کہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز جہاز سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے شیخ فرماتے ہیں اس عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا چند لمحے غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد الرّسول صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ درود ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہوا۔ اپنے دوستوں کو جمع کیا۔ وضو کیا اور درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہوگیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہوگئی۔ اس درُود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اس درُود پاک کا نام تنجی یا تنجینا رکھا گیا۔ اس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگانِ دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت

مشکل میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی اس دُرود پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے یہ درود پڑھے اور بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار پورا کرے اور بستر کو معطر کر کے باوضو ہی سو جائے انشاءاللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔

ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اس درود پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی اللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا۔ اس کے غم مٹ جائیں گے۔

اس درود پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ کر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو۔ اسے چاہیئے کہ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے انشاءاللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام

الْاَهْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ

ڈر خوف اور آفتوں سے نجات بر جائے اور جس کی برکت سے ہماری

الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ

تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا

اور جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے

بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی

ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے

الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ

بدرجۂ غایت فائدہ حاصل کریں خدائے پاک تحقیق آپ ہماری دعاؤں کے قبول فرمانے والے

وَرَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا

ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے اور ہماری حاجتوں کو برلانے والے اور ہماری

كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ وَیَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَ یَا حَلَّ

بلاؤں کو رفع کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات

الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰهِیْ اِنَّكَ

کے حل کرنے والے میری فریاد کو پہنچیں، اور اسے اپنے حضور تک رسائی دیں میری عرض قبول فرمائیں الٰہی

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

درودِ حبیب

یہ دُرود عاشقانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی وظیفہ ہے اور اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں اسے پڑھنے سے بے پناہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہوتی ہے دنیا کے غموں سے نجات ملتی ہے۔ اعمال نامہ میں کثرت سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہ درود پڑھنے والوں پر اللہ راضی ہوجاتا ہے درود قبر کی روشنی ہے۔ یہ درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہر دعا کے آغاز اور اختتام پر یہ درود پڑھنا چاہیئے۔ ہر مجلس کے شروع میں یہ دُرود پڑھنا چاہیئے۔ صبح و شام بلکہ ہر نماز کے بعد یہ دُرود پڑھنا بہت مفید ہے۔ وعظ و تقریر کے شروع میں حج کے مناسک ادا کرتے وقت مساجد میں فارغ وقت میں گویا جس وقت موقع پائیں اس درود پاک کو کثرت سے پڑھیں انشاء اللہ دُنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ

اے اللہ کے رسول تجھ پر درود اور سلام ہو۔ اور اے اللہ کے حبیب تماری آل

وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اور صحابہ پر بھی درود اور سلام ہو۔

دُرود مستجاب الدعوات

یہ دُرود اللہ کا رحم و کرم حاصل کرنے کے لیے بہت بڑا وسیلہ ہے جو شخص اسے سو مرتبہ بعد نماز فجر اور ۱۰۰ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے وہ زندگی بھر معزز و مکرم رہے اگر تنگدستی

اور مفلسی دور کرنے کی نیت سے پڑھے تو بہت جلد اللہ اس پر کرم کرے گا اور اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور جو شخص اس درود پاک کو روزانہ کم از کم ۱۱ مرتبہ پڑھے تو وہ اس درود پاک کی بدولت عزت دولت اور برکت جیسی عظیم نعمتوں سے مالا مال ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص رزق حلال کھا کر نوے دن تک روزانہ اسے گیارہ سو مرتبہ سوتے وقت پڑھے تو انشاء اللہ زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو گا۔ اس کے علاوہ جب بھی اسے پڑھا جائے گا تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

اللہ نے امی کریم نبی ﷺ پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمت

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط

اور سلامتی نازل فرمائی۔

درودِ غوثیہ

یہ درود خاندان قادریہ کے معمولات میں سے ہے اکثر قادری بزرگ اپنے مریدوں کو اسے روزانہ ۱۱۵ مرتبہ یا ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ درود رحمت خداوندی کا خزانہ ہے لہٰذا جو شخص اس درود کو روزانہ ۱۱۱ مرتبہ تا حیات پڑھتا رہے وہ رحمت خداوندی سے مالا مال ہو جاتا ہے ایک اللہ کے بندے کا کہنا ہے کہ جو شخص روزانہ اس درود کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھے اسے سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔ (۱) رزق میں برکت (۲) تمام کام آسان ہو جائیں گے (۳) نزع کے وقت کلمہ نصیب ہو گا (۴) جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا (۵) قبر میں وسعت ہو گی (۶) کسی کی محتاجی نہ ہو گی (۷) مخلوق خدا اس سے محبت کرے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس درود کی

برکات حاصل کرنے کے لیے اسے روزانہ پڑھنا چاہیئے اس کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب اور زیارت کے لیے بھی یہ درود بہت مؤثر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ ہمارے سردار و آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ

جو جود و کرم کا خزینہ ہیں پر اور ان کی آل پر درود برکت

وَسَلِّمْ ؀

اور سلام بھیج

درود مصطفٰی ۴

اس درود پاک کا عامل نیک صفات سے متصف ہو جائے گا۔ اور کثرت سے پڑھنے والا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محو رہے گا اور جو شخص صبح شام یا ہر نماز کے بعد اس درود شریف کی تلاوت کرتا رہے وہ ذلت سے نکل کر عظمت میں آجائے گا۔ ادنیٰ سے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے گا اگر کسی حاکم یا کسی افسر کے پاس جائے گا تو عزت پائے گا۔ اور اسے کثرت سے پڑھنے والے کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اسے سچے خواب آنے لگتے ہیں خواب میں بزرگان اور جلیل القدر ہستیوں کی زیارت ہوگی اگر شدید قسم کے بیمار آدمی کے سرہانے اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اللہ کے حضور بیمار کی صحتیابی کی دعا کی جائے تو اللہ قبول فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی

اے اللہ درود اور سلام اور برکت بھیج اپنے

حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ
حبیب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل
سَلِّمْ ○
پر اور سلامتی بھیج

درود حصولِ رحمت

یہ درود اللہ کو راضی کرنے کے لیے بہت بہتر ہے لہٰذا جو شخص اسے روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے اللہ اس سے راضی ہو جائے گا اور اسے نعمتوں اور رحمتوں سے مالا مال کر دیگا اللہ تعالیٰ اسے ایسا نیک کام سرانجام دینے کی توفیق دے گا جو تا قیامت رہے گا جس سے اس کا نام ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یہ درود شریف میرے معمولات میں سے ہے میں نے اسے فیوض و برکات کے لحاظ سے بہت اکسیر پایا ہے جو شخص اس درود شریف کو روزانہ چند بار پڑھنے کا معمول بنائے اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہو جائے گا جس کی بدولت بے پناہ دینی فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ درود دل کے میل کچیل کو اسی طرح دھو ڈالتا ہے جس طرح صابن کپڑے کو دھو کر صاف کر دیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً دَآئِمًا وَّسَلِّمْ سَلَامًا اَبَدًا
اے اللہ درود بھیج ابدی درود بھیج اور ابدی سلام بھیج اپنے حبیب اور
عَلٰی حَبِیْبِكَ وَسَیِّدِ نَبِیِّكَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
انبیاء کے سردار پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر
اَجْمَعِیْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○
سب پر پس تمام ، تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

درود قبرستان

درود روحی ایک ایسا درود ہے جس کے پڑھنے سے فوت شدہ حضرات کو عالم برزخ میں بہت فائدہ پہنچتا ہے لہٰذا یہ درود مُردوں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف کرے تو اسے چاہیئے کہ ام روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اس درود کو روزانہ صبح کے وقت ام مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اللہ ان کی بخشش کر دے گا اور عالم برزخ میں ان کی قبر کو مثل جنت بنا دے گا۔ اس درود کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اسے پڑھنے سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے لہٰذا جب کوئی قبرستان میں زیارتِ قبور کے لیے جائے تو اسے چاہیئے کہ وہاں ایک مرتبہ یہ درود پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک نماز باقی ہے اور درود بھیج

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَةُ وَصَلِّ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَصَلِّ عَلٰى رُوْحِ

روح پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک برکتیں ہیں اور درود بھیج محمد صلی

مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ

اللہ علیہ وسلم کی روح پر درمیان روحوں کے اور درود بھیج اوپر صورت محمد صلی

فِي الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَسْمَاءِ

اللہ علیہ وسلم کے درمیان صورتوں کے اور درود بھیج اوپر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درود

وَصَلِّ عَلٰى نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِي النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰى

بھیج اوپر نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نفسوں کے اور درود بھیج

قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ

اوپر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دلوں کے اور درود بھیج اوپر قبر

مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰى رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبروں کے، اور درود بھیج اوپر روضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فِي الرِّيَاضِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي

کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جسموں

الْأَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرَابِ

کے اور درود بھیج اوپر تربت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان خاک کے

وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

اور درود بھیج اوپر اپنی مخلوق کے بہترین (فرد) ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ

اوپر ان کی اولاد کے اور ان کے اصحاب پر ان کی ازواج پر اور ان کی

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ

ذریات پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے تمام احباب پر اور درود نازل کر اپنی رحمت

یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ؕ

کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

فوائدِ دُعائے جمیلہ

دُعائے جمیلہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا حسین ترین مجموعہ ہے جو کوئی اس دُعا کو روزانہ پڑھے دین و دُنیا کی سعادت اور عزت حاصل ہو گی بے پناہ ثواب ملے گا تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف ہوں گے جو شخص اسے ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اللہ اس پر بے حد مہربان ہو گا اور اُس کے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا اس کے رزق میں اضافہ ہو گا گھر میں خیر و برکت پیدا ہو گی اہلِ خانہ میں محبت اور مروت قائم رہے گی۔ اگر کوئی جائز حاجت ہو گی تو وُہ بھی پوری ہو گی جس کام کو ہاتھ ڈالے گا کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو گا اگر سفر پر جائے گا تو امن و امان سے واپس اپنے اہل و عیال میں آئے گا گویا کہ اس دُعا کو پڑھنے سے ہر لحاظ سے نیکی اور سکون حاصل ہو گا۔ اگر کوئی شخص اسے بعد نمازِ تہجد پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کا سینہ نورِ خداوندی سے روشن ہو جائے گا

اور اس پر حصولِ معرفت کی راہیں کھل جائیں گی اگر کسی کا مرشدِ کامل نہ ہو تو اس دُعا کو سات دن تک سوتے وقت سات مرتبہ روزانہ پڑھیں اِن شاء اللہ اللہ کے کرم سے مرشدِ کامل مِل جائے گا۔

دُعاءِ جمیلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا جَمِيْلُ يَا اَللّٰهُ يَا قَرِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا

اے خوبی والے اے اللہ اے نزدیک اے اللہ اے

عَجِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا رَءُوْفُ

عجیب اے اللہ اے قبول کرنے والے اے اللہ اے مہربانی کرنے والے

يَا اَللّٰهُ يَا مَعْرُوْفُ يَا اَللّٰهُ يَا مَنَّانُ يَا اَللّٰهُ

اے اللہ اے نیکو کار اے اللہ اے احسان والے اے اللہ

يَا دَيَّانُ يَا اَللّٰهُ يَا بُرْهَانُ يَا اَللّٰهُ يَا سُلْطَانُ

اے دیان اے اللہ اے قوی دلیل اے اللہ اے غالب

يَا اَللّٰهُ يَا مُسْتَعَانُ يَا اَللّٰهُ يَا مُحْسِنُ يَا اَللّٰهُ

اے اللہ اے مدد چاہے گئے اے اللہ اے احسان کرنے والے اے اللہ

يَا مُتَعَالِىْ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اَللّٰهُ يَا

اے سب سے برتر اے اللہ اے مہربان اے اللہ اے

رَحِیۡمُ یَا اَللّٰہُ یَا حَلِیۡمُ یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیۡمُ

نہایت رحم والے اے اللہ اے حلم والے اے اللہ اے خبردار

یَا اَللّٰہُ یَا کَرِیۡمُ یَا اَللّٰہُ یَا جَلِیۡلُ یَا اَللّٰہُ

اے اللہ اے نہایت کرم کرنے والے اے اللہ اے بزرگ اے اللہ

یَا مَجِیۡدُ یَا اَللّٰہُ یَا حَکِیۡمُ یَا اَللّٰہُ یَا مُقۡتَدِرُ

اے صاحب بزرگی کے اے اللہ اے حکمت والے اے اللہ اے ظاہر قدرت والے

یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوۡرُ یَا اَللّٰہُ یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہُ

اے اللہ اے بخشنے والے اے اللہ اے گناہ بخشنے والے اے اللہ

یَا مُبۡدِئُ یَا اَللّٰہُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰہُ یَا شَکُوۡرُ

اے پیدا کرنے والے اے اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ اے قدردان

یَا اَللّٰہُ یَا خَبِیۡرُ یَا اَللّٰہُ یَا بَصِیۡرُ یَا اَللّٰہُ یَا

شکر کرنیوالوں کے اے اللہ اے خبردار اے اللہ اے دیکھنے والے اے اللہ اے

سَمِیۡعُ یَا اَللّٰہُ یَا اَوَّلُ یَا اَللّٰہُ

سننے والے اے اللہ اے اول اے اللہ

یَا اٰخِرُ یَا اَللّٰہُ یَا ظَاھِرُ یَا اَللّٰہُ یَا

اے آخر اے اللہ اے ظاہر اے اللہ اے

بَاطِنُ یَا اَللّٰہُ یَا قُدُّوۡسُ یَا اَللّٰہُ یَا

باطن اے اللہ اے پاکیزہ بڑے وصفوں سے اے اللہ اے

سَلَامُ یَا اَللّٰهُ یَا مُهَیْمِنُ یَا اَللّٰهُ یَا عَزِیْزُ

سلامتی والے اے اللہ اے نگہبان اے اللہ اے زبردست

یَا اَللّٰهُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا اَللّٰهُ یَا خَالِقُ یَا اَللّٰهُ

اے اللہ اے عظمت والے اے اللہ اے پیدا کنندہ اے اللہ

یَا وَلِیُّ یَا اَللّٰهُ یَا مُصَوِّرُ یَا اَللّٰهُ یَا جَبَّارُ

اے دوست خلق کے اے اللہ اے صورت بنانے والے اے اللہ اے زبردست

یَا اَللّٰهُ یَا حَیُّ یَا اَللّٰهُ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰهُ یَا

اے اللہ اے ہمیشہ جینے والے اے اللہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے اللہ اے

قَابِضُ یَا اَللّٰهُ یَا بَاسِطُ یَا اَللّٰهُ یَا مُذِلُّ

تنگ کنندہ اے اللہ اے فراخ کنندہ روزی کے اے اللہ اے ذلت دینے والے

یَا اَللّٰهُ یَا قَوِیُّ یَا اَللّٰهُ یَا شَهِیْدُ یَا اَللّٰهُ

اے اللہ اے قوت دینے والے اے اللہ اے حاضر : اے اللہ

یَا مُعْطِیُ یَا اَللّٰهُ یَا مَانِعُ یَا اَللّٰهُ یَا خَافِضُ

اے عطا کرنے والے اے اللہ اے ہٹانے والے اے اللہ اے پست کرنے والے

یَا اَللّٰهُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰهُ یَا وَکِیْلُ یَا اَللّٰهُ یَا

اے اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ اے کارساز اے اللہ اے

کَفِیْلُ یَا اَللّٰهُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا

کفالت کرنے والے اے اللہ اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے

اَللّٰہُ یَا رَشِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا صَبُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا
اللہ اے راہنما اے اللہ اے بُردبار اے اللہ اے
فَتَّاحُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ
کھولنے والے اے اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞ وَصَلَّی اللّٰہُ
تحقیق تھا میں ظالموں میں سے اور رحمت اللہ تعالیٰ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ
کی ہو اوپر بہترین خلق کے جو نام اُن کا محمدؐ ہے اور اُن کی آل پر
اَصْحٰبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَعَلٰی
اور اصحاب پر اور بیبیوں پر اور اولاد پر اور اللہ
عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
کے نیکو کار بندوں پر سب پر تیری رحمت سے
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞
اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

دُعائے حاجات

یہ دُعا رفع حاجت کے لیے بہت مفید اور مؤثر ہے اور اس دُعا کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں اسے پڑھنے سے اللہ کی رحمت کے خزانے کُھل جاتے ہیں لہٰذا جو شخص اللہ کی خصُوصی رحمت کا طالب ہو تو اسے چاہیئے کہ اس دُعا کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے ان شاء اللہ اس کی ہر جائز حاجت پوری ہو گی۔ اس کے رزق میں بھی بے پناہ اضافہ ہو گا۔ دُنیا کے مال و دولت میں غنی بن جائے گا۔ اگر کسی نے قرضہ دینا ہو تو وُہ اللہ کے فضل و کرم سے اُتر جائے گا اس کے علاوہ اسے پڑھنے والا ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے جس کی بنا پر اسے دُشمنوں سے چھٹکارا حاصل ہو گا۔ اگر دو رکعت نماز نفل میں اس دُعا کو ۱۴ مرتبہ پڑھے گا جس طرح کی شادی چاہے گا ویسی شادی ہو گی غرضیکہ اس دُعا کے پڑھنے والے کو ہر لحاظ سے دین و دُنیا میں سعادت حاصل ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ

اے اللہ — اے یکتا — اے یگانہ — اے موجود — اے بہت سخی

يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ يَا ذَا الطَّوْلِ

اے پھیلانے والے — اے کرم کرنے والے — اے بہت دینے والے — اے بخشش کرنے والے

يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا

اے بے نیاز اے بے نیاز کرنے والے اے بہت کھولنے والے، اے بہت روزی دینے والے

عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ

اے تمام چیزوں کو جاننے والے اے حقیقت کو جاننے والے اے زندہ اے قائم بالذات اے بہت رحم کرنے والے

يَا رَحِيْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَا

اے بے انتہا مہربان اے آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے اے

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ

بزرگی اور عظمت والے اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ احسان کرنے والے

نَفِّحْنِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا

مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشبو عطا کر جو تیرے سوا تمام سے بے نیاز کردے

عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ

اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو یہ (جان لو) کہ کامیابی آچکی

الْفَتْحُ ط اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط نَصْرٌ

ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا کی ہے اللہ کی طرف

مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ

سے مدد اور قریبی فتح (کی امید ہے) اے اللہ اے بے نیاز

يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ

اے قابل تعریف اے پیدا کرنے والے اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بہت زیادہ محبت

يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

کرنے والے اے عظمت والے عرش کے مالک اے جو چاہے کر گزرنے والے

اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ

اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعہ حرام باتوں سے مجھے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِيْ بِمَا

کے ذریعے اپنی ذات کے سوا تمام سے بے نیاز کر دے اور جن ذریعے تو نے اپنے کلام کی

حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَانْصُرْنِيْ بِمَا نَصَرْتَ

حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جن ذرائع سے تو نے اپنے رسولوں کی مدد فرمائی

بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

انہیں ذرائع سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

دُعائے وُسعتِ رزق

یہ دُعا اضافۂ رزق کے لیے بہت اکسیر ہے۔ غربت، تنگیٔ رزق کاروبار کا نہ ہونا، ملازمت نہ ملنا، دکان کا حسبِ منشا نہ چلنا، ادائیگی قرض کی پریشانی مال نہ ہونے کی وجہ سے اولاد کی شادی کا مسئلہ غرضیکہ رزق کے متعلقہ جتنے بھی مسائل ہوں اس دُعا کو روزانہ ایک سو مرتبہ سو دن تک پڑھنے سے اللہ کی رحمت سے حل ہو جائیں گے جو شخص اسے بعد نمازِ فجر وظیفہ کے طور پر روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے گا اللہ اس کے رزق میں اضافہ فرما دے گا اور اس کی روزی میں برکت پیدا ہو گی جو شخص اس دُعا کو اعتکاف میں کثرت سے پڑھے گا وُہ حسبِ منشا مال و دولت پائے گا۔

١١ بار روزانہ

يَامَنْ يَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِيْنَ وَيَعْلَمُ

اے وُہ ذات جو مالک ہے سب مانگنے والوں کی حاجتوں کا اور جانتا ہے

ضَمِيْرَ الصَّامِتِيْنَ لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ مِّنْكَ

سب بے زبانوں کے دِل کی بات ہر ہر سوال کے لیے جو تجھ سے کیا

سَمْعٌ حَاضِرٌ وَّجَوَابٌ عَتِيْدٌ وَّلِكُلِّ صَامِتٍ

جائے سُنتا ہے حاضر اور جواب ہے تیار اور ہر خاموش کے لیے

مِّنْكَ عِلْمٌ بَاطِنٌ مُّحِيْطٌ اَسْئَلُكَ بِمَوَاعِيْدِكَ

تیری طرف سے علم ہے پوشیدہ احاطہ کرنے والا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے سچے

الصَّادِقَةِ وَاَيَادِيْكَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِكَ

وعدوں کے سبب سے اور تیری بخششوں کی وجہ سے جو بڑی فضیلت والی ہیں اور تیری رحمت

الْوَاسِعَةِ وَسُلْطَانِكَ وَمُلْكِكَ الدَّائِمِ

گنجائش والی کے سبب اور تیرے غلبے اور سلطنت ہمیشہ رہنے والی کی بدولت

وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ يَامَنْ لَّا تَنْفَعُهٗ

اور تیرے پورے کلموں کے طفیل اے وُہ ذات جس کو نہیں فائدہ دیتی

طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِيَةُ

بندگی کرنے والوں کی اور نہ نقصان کرتے ہیں اس کا کچھ گناہ

الْعَاصِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ

گنہگاروں کے درود بھیج اوپر محمدؐ کے اور آل اس کی کے اور

اُرْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَعْطِنِیْ فِیْمَا
رزق دے مجھ کو اپنے فضل سے اور دے مجھے بیچ اُس چیز کے
تَرْزُقْنِیَ الْعَافِیَةَ بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ
جو رزق دیوے تو عافیت (عین) اپنی رحمت سے اے سب رحم کرنے
الرَّاحِمِیْنَ٥
والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے

مسنون دُعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ طریقہ سکھلایا ہے کہ جو بھی کام کریں اس میں رضاءِ الٰہی کی خاطر کسی نہ کسی صُورت میں اللہ تعالیٰ کا نام لیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور رحمت شاملِ حال ہو جائے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کام کرتے دُعا پڑھتے جنہیں مسنون دُعائیں کہا جاتا ہے یہ دُعائیں احادیث کی کتب میں موجود ہیں لہٰذا ان دعاؤں کو پڑھنا عین سنت ہے۔ دُعاؤں کی مشہور کتاب حصن حصین سے چند منتخب شدہ دُعائیں حسبِ ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

① صبح کی دُعا | اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

② بیداری کی دُعا | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط

③ شام کی دُعا | اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط

④ صبح شام کی دُعا | اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا ط

⑤ سوتے وقت کی دُعا | بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا ط

(۶) خواب دیکھنے کی دُعا | خَیْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَیْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰی اَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

(۷) بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط

(۸) بیت الخلاء سے باہر آنے کی دُعا | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

(۹) آغازِ وضو کی دُعا | اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(۱۰) اختتامِ وضو کی دُعا | اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط

(۱۱) غسل کرنے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط

(۱۲) اذان کے بعد کی دُعا | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

(۱۳) شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دُعا | رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط

(۱۴) دُکھ سے نجات پانے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ ط

۱۵ کسی کے شر سے بچنے کی دُعا | اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ

فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ط

۱۶ گناہوں کی بخشش کی دُعا | سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

۱۷ اضافہ حافظہ وعلم کی دُعا | اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرماتا ہے اور قوتِ حافظہ کو تیز کرتا ہے

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط

۱۸ پریشانی سے نجات کی دُعا | یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

۱۹ مصیبت سے نجات کی دُعا | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ

بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

۲۰ پاکیزگی نفس وقلب کی دُعا | اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنْ

النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكِذْبِ
وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔

(۲۱) مصیبت زدہ کے لیے دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

(۲۲) طلب ہدایت ورحمت کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ط

(۲۳) دفع جنّات کا دم

اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سورۂ فاتحہ پانی پر دم کر کے پلا دیا جائے

آیت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○

اور اگر کوئی شخص جادو یا جنات کے اثر سے بیہوش ہو جاتا ہو تو چلّو بھر پانی پر اس آیت کو پڑھ کر دم کیا جائے اور اس پانی کا چھپکا منہ پر مارا جائے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ ○ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ○

(۲۴) مسجد میں داخل ہونے کی دُعا | بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(۲۵) مسجد سے نکلنے کی دُعا | بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ،

(۲۶) گھر میں داخل ہونے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ،

(۲۷) گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

(۲۸) سفر پر روانہ ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط

(۲۹) سواری کی دُعا

سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

(۳۰) مسافر کو رخصت کرنے کی دُعا | اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ،

(۳۱) بستی میں داخل ہونے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (تین مرتبہ پڑھا جائے) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰٓى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَهْلِهَاۤ اِلَيْنَا ط

(۳۲) بادل کو دیکھتے وقت کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ ط

(۳۳) بجلی کڑکتے وقت کی دُعا | وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ط

(۳۴) آندھی سے بچنے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَاۤ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَاۤ اُرْسِلَتْ بِهٖ

۳۵ قبولِ توبہ کے لیے دُعا | ان آیات کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

۳۶ ادائیگی قرض کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَخَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ،

۳۷ دُعا تزکیۂ نفس | اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰىهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا۔

(۳۸) کھانا شروع کرنے کی دُعا | کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھنا چاہیئے۔ بھُول جانے کی صُورت میں جب یاد آئے تو پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

(۳۹) کھانے کے بعد کی دُعا | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

(۴۰) پیٹ درد کا دَم | اس آیت کو پڑھ کر پیٹ پر دَم کر لیا جائے یا پانی پر دَم کر کے پی لیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ط

(۴۱) میزبان کے لیے دُعا | اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

(۴۲) نیا پھل دیکھنے کی دُعا | اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثَمَرِنَا

وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَ
بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔

(۴۳) نیا چاند دیکھنے کی دُعا اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا
بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

(۴۴) نیا لباس پہننے کی دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ
هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔

(۴۵) مجلس کے خاتمہ کی دُعا اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ
خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَ
مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ
مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُضَارَّ الدُّنْيَا۔ اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنَا
بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ

اَلْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَ
انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا
فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ
عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

(۴۶) سحری کی دُعا | وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

(۴۷) افطار کی دُعا | اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ)

دیگر دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

(۴۸) تحفہ لیتے وقت | بَارَكَ اللّٰهُ فِیْکُمْ۔

(۴۹) تحفہ دیتے وقت | وَفِیْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ۔

(۵۰) اچھی چیز دیکھنے کی دُعا | مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(۵۱) بُری چیز سے بچنے کی دُعا | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

(۵۲) نومسلم کی دُعا — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(۵۳) ایامِ بیض کی دُعا — چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو بعد نمازِ مغرب درود پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۵۴) حصولِ قوّت کی دُعا — رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ط

(۵۵) لکنت دُور کرنے کا وظیفہ — اگر زبان میں لکنت ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے، اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ط

(۵۶) طلبِ اولاد کے لیے دُعا | رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ط

(۵۷) حالتِ زچگی کی دُعا | دردِ زہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو ان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے زچّہ کو پلا دینے سے تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○

۵۸ بیمار کی عیادت کی دُعا | اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

(۵۹) میت کو قبر میں رکھتے وقت | بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(۶۰) اظہارِ تعزیت کی دُعا | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، وَ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔

(۶۱) قبر پر مٹی ڈالتے وقت | قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے:

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا)

دُوسری مرتبہ کہے:

وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے)

اور تیسری مرتبہ

وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی (اور اسی سے قیامت کے

روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

۶۲ قبرستان کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اَدْخِلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّرَيْحَانًا وَّمِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ط

۶۳ والدین کے حق میں دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ط

14
22
16

14
18
32

برائے ایصال ثواب

والدین

غلام رسول صدیقی

نیشنل سائنٹفک کارپوریشن